س: سُن فریاد پِیراں دیا پِیرا! میری عرض سُنیں گن دھر کے ھُو
بیڑا اَڑیا وِچ کپراں دے جتھے مَچھ نہ بہندے ڈر کے ھُو
شاہ جیلانی! محبوبِ سبحانی! میری خبر لیئو جَھٹ کر کے ھُو
پیر جنہاں دے میراں باھُو! اوہی کدھی لگدے تر کے ھُو

یا پیرانِ پیر!
میری عرض غور سے سُنیئے
میرا بیڑا ایسے بھنور میں پھنسا ہے
جہاں مگر مچھ بھی ڈر کے نہیں بیٹھتے
جلد میری مدد فرمایئے!
باھُو!
جن کے پیر حضرت میراں ہوں
وہی تیر کر
ساحلِ مراد پر پہنچتے ہیں

www.yabahu.com

بغداد شہر دی کیا نِشانی ، اُچیاں لمیاں چیراں ھُو
تَن مَن میرا پُرزے پُرزے، جِیوں درزی دِیاں لیراں ھُو
اینہاں لِیراں دِی گُل کَفنی پا کے، رَلساں سَنگ فقیراں ھُو
بغداد دے ٹکڑے منگساں باھُو! کرساں میراں!! میراں!! ھُو

بغداد شہر کی کیا نشانی ہے؟
(سنو!) وہاں اُونچی لمبی پگڈنڈیاں ہیں
تن من پُرزے پُرزے ہوگیا
جیسے درزی کی کترنیں
اِنہی کترنوں کی کفنی پہن کر
مَیں فقیروں کے ہمراہ ہو لُوں گا!
باھُو! بغداد میں گدائی کروں گا
اور
" میراں! میراں!! " پُکارتا پھروں گا۔

www.yabahu.com

فہرست

انتساب 7
طبع ایڈیشن دوم 8
مُقدمہ مؤلف 9
حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ النورانی (سوانحی خاکہ) 11

شانِ غوث الاعظم : 15

" شیخ ما " (ہمارے شیخ) 17
فیضِ غوث الاعظم 17
حقیقتِ محمدیہ کے مظہرِ اعظم 18
مخزنِ فیض 20
مُرشدِ کامل قادری 22
فریاد ، استمداد 23
مراتب وفضائلِ حضرت غوث الاعظم 25
فضیلتِ طریقۂ عالیہ قادریہ 30
قادری مُرشد اور قادری طالب 38
حوالہ جات 57

عارفِ کامل قادری سُلطان العصر

حضرت سُلطان غُلام دستگیر القادری

نوّراللہ مرقدہ

کے نام

جو

غوث الاعظم

حضرت شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی

رضی اللہ عنہ

سے مثالی عقیدت رکھتے تھے

www.yabahu.com

طبع ایڈیشن ثانی

مجھے خوشی ہے کہ میرے مُشفِق و مہربان، خانوادۂ حضرت سلطان باھو کے رُکنِ رکین جناب سلطان آرشد القادری دامت برکاتہٗ اِس کِتاب کا دُوسرا ایڈیشن شائع فرمارہے ہیں۔ اللہ اُن کے کام میں برکت دے۔

اب کے کچھ وضاحتی اِشارات وعبارات اور فارسی اشعار کے اُردو تراجم کے بھی اضافے کیئے گئے ہیں تاکہ پڑھنے والوں کو مفہوم تک پہنچنے میں آسانی رہے۔

اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ مجھے اور آپ کو قادری سَروَری طَریق کے فیُوض و بَرَکات سے بہرۂ وافر عطا فرمائے۔ آمین

نوشہرہ (وادیٔ سُون)

سید احمد سعید ہمدانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مُقدّمہ

حضرت سُلطان العارفین و سُلطان الفقر سُلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ برِصغیر ہند و پاک میں مغلیہ دَور کے صوفیاء کرام میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ آپ ۱۶۲۷ء کے لگ بھگ قلعۂ شورکوٹ (حال ضلع جھنگ، پنجاب) میں پیدا ہوئے اور وہیں ۱۶۹۱ء میں وفات پائی۔ آپ کا مزار مبارک اس وقت شورکوٹ کے قریب واقع ہے۔ اس بستی کو دربار حضرت سُلطان باھُو کہا جاتا ہے۔

حضرت سُلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ ایک عظیم صوفی، مُفکّر اور مُحقّق تھے۔ انہوں نے فارسی زبان میں تصوّف و فقر کے موضوع پر تقریباً" ایک سو چالیس کتب لکھیں جن میں سے اس وقت صرف تیس کے قریب اُردو ترجموں یا قلمی نسخوں کی شکل میں دستیاب ہیں۔ پنجابی شاعری میں سی حرفی کے ابیات کا صرف ایک نسخہ ملتا ہے جو خاص و عام میں مقبول ہے۔

سُلوک و تصوّف میں آپ کا طریق قادری تھا۔ جسے آپ قادری سروری کہتے ہیں۔ آپ اپنی کُتب میں اقرار و اعلان فرماتے ہیں کہ آپ کو براہِ راست رُوحانی طور پر سَرورِ کائنات حضرت مُحمّد رَسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلمؐ امیرالمؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ اور حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی سے فیض ملا۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے اویسی طور پر نہ صرف آپ کی تربیت و رہبری فرمائی بلکہ طالبانِ حقّ کے لئے طریقۂ قادریہ سَروریہ بھی اِلقا فرمایا۔ آپ کی ساری زندگی اس طریق پر لوگوں کی رُوحانی تربیت کرنے میں گزری۔ اب بھی آپ کی کتب سے بہ تمام و کمال یہ طریق کسی مرشد کی نگرانی میں اخذ کیا جاسکتا ہے۔

حضرت سُلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تصنیفات میں حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کی بہت تعریف فرمائی ہے۔ ان کو اپنا شیخ مانا ہے۔ ان کے فیض کو اُمّتِ مُسلمہ کے لئے قیامت تک جاری و ساری کہا ہے۔ ان کے طریق کو سب طریقوں پر

www.yabahu.com

غالب گرداننا ہے اور فرمایا ہے کہ جو مومن مسلمان صحیح اعتقاد کے ساتھ باطنی طور پر حضرت غوث الاعظم کی رُوحانیت کی طرف رجوع کرتا ہے وہ بہت جلد اپنا مقصود پالیتا ہے۔

زیرِ نظر مجموعہ میں حضرت سلطان العارفین کی کتابوں اور رسالوں سے حضرت غوث الاعظمؒ ' ان کے طریق اور فضیلت کے بارے میں فرمودات یکجا کئے گئے ہیں۔ یہ قارئین کرام کے مطالعہ کے لئے اس گزارش کے ساتھ پیش خدمت ہیں کہ صوفیاء کرام کے لکھنے کا اپنا ایک اسلوب و انداز ہے۔ جس کی کئی بطون اور جہات و اطراف ہوتی ہیں۔ اب اس امر کی شرح و وضاحت کے لئے ایک طویل مضمون درکار ہو سکتا ہے مگر فی الحال یہی کہا جا سکتا ہے کہ ان تحریروں کا مطالعہ کرتے ہوئے اس اشارت کی روشنی میں تعلیم و تربیت کی جہت و سمت کا خاص خیال رکھئے کیونکہ یہ محض قصیدہ خوانی یا مناقب نویسی نہیں ہے بلکہ ہر لحاظ سے ان میں ایک مرشد کامل کی تعلیم و تلقین موجود ہے۔ ان تحریروں کو اگر کسی مُعلّمِ رُوحانی کی ہدایت و نگرانی کے تحت پڑھیں گے تو جو کچھ ان فرمودات سے منکشف ہوگا' وہ حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیم ہوگی۔ کیونکہ ان اقتباسات میں ہر جملہ فقر و درویشی کی کسی نہ کسی رُوحانی قدر' اخلاقی اصول' مقامِ قرب یا خوبیٔ کردار کی نشاندہی کر رہا ہے۔ ان سب کو اگر ترتیب دیا جائے تو فقر کے طور و طریق یا اس کے سلوک کے سمجھنے میں آسانی پیدا ہو سکتی ہے۔

وما علینا الا البلاغ

والسلام

سیّد احمد سعید ہمدانی

نوشہرہ (وادیٔ سون سکیسر' ضلع خوشاب)

۱۸ فروری ۱۹۹۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی

"سیدنا حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی شان میں کہی گئی یہ رُباعی حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ سے منسوب ہے۔ فرمایا:

بادشاہِ ہر دو عالم شاہ عبد القادر است
سرورِ اولادِ آدم شاہ عبد القادر است
بر زمین و آسماں جن و بشر ہم قدسیاں
ساختہ وردِ زباں ہم شاہ عبد القادر است

(دونوں جہان میں رُوحانیت کے بادشاہ شاہ عبدالقادر ہیں' اولادِ آدم کے سردار شاہ عبدالقادر ہیں' زمین و آسمان میں جن و انس اور پاک مخلوق کا وِرد زبان بھی شاہ عبدالقادر ہیں)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ۴۷۱ ہجری میں فارس کے ایک قصبہ جیلان یا گیلاں کے ایک سادات خاندان میں پیدا ہوئے جو وسعت علم اور اعمال صالح کے باعث مشہور تھا۔ آپ کی والدہ نے آپ کی ابتدائی تعلیم کی نگرانی کی۔ اٹھارہ برس کی عمر میں آپ حصولِ علم کے لئے بغداد وارد ہوئے۔ یہاں جلیل القدر اساتذہ کے درسوں میں حاضر ہو کر متداول علوم میں کمال حاصل کیا۔ تحصیلِ علم کے بعد آپ نے سلوک کی منازل طے کیں اور پچیس سال کی سخت ریاضتوں اور مجاہدوں سے گزر کر وہ مقام حاصل کیا جس کا اظہار آپ نے اپنے ایک شعر میں یوں کیا ہے۔

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْھَبُ کُلِّ شَیْخٍ
وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیَ مِثَالِیْ

(میں بازِ اشہب کی طرح تمام مشائخ پر غالب ہوں۔ بتاؤ مردانِ خدا میں سے کون ہے جسے میرے جیسا مرتبہ عطا کیا گیا ہو)

www.yabahu.com

اس کے بعد آپ نے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ کے مواعظِ حسنہ کی اِس قدر شہرت ہوئی کہ اطراف و اکناف سے لوگ آپ کا وعظ سننے کے لئے کھنچے چلے آتے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ازدہام کی وجہ سے بغداد کے باہر عید گاہ میں وعظ کہنے لگے۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ حاضر ہوتے تھے اور یہ آپ کی کرامت تھی کہ آپ کی آواز دُور دُور تک سُنائی دیتی تھی۔ وقت کے بڑے بڑے علماء و صوفیاء ان مجالس میں حاضر ہوتے تھے اور شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی عِلمی و رُوحانی فضیلت کا اقرار و اعلان برملا کیا کرتے تھے۔

آپ فِقہ ' تفسیر اور حدیث کا درس دیتے اور حنبلی و شافعی مذاہب کے مطابق فتویٰ دیتے۔ ایک بزرگ ۵۶۱ ہجری میں بغداد پہنچے۔ ان کا بیان ہے کہ اس زمانے میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے علم و فضل اور درس و افتاء میں کوئی ان کا ہمسر نہ تھا۔ آپ نے کتابیں بھی لکھیں جن میں سے تین مشہور ہیں۔ غنیۃُ الطالبین ' فتوحُ الغیب اور الفتحُ الربّانی۔ اوّل الذکر کے بارے میں بعض اہلِ نظر کا خیال ہے کہ اس میں بعض مقامات پر ترمیم و تحریف کا اشتباہ ہوتا ہے۔ فتوح الغیب تصوف و معرفت کے بیان میں ہے اور الفتح الربانی ان کے مواعظ و خطبات کا مجموعہ ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی رُوحانی فضیلت میں بھی کسی کو شبہ نہیں۔ آپ کی جلالتِ شان کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے ایک بار وعظ کے دوران جب اپنے رُتبہ کا اعلان کیا کہ قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ(میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے) تو جہاں کسی نے یہ آواز سُنی ' اُس کی تعمیل میں اپنی گردن جھکا دی۔ ولایتِ مکاشفات و اسرار میں آپ کو یہ کمال حاصل تھا کہ تواتر کے ساتھ آپ سے خوارق ظہور پذیر ہوتے تھے۔ لوگ جب چاہتے ان کی مجلس میں پہنچ کر کسی مطالبے یا اِستفسار کے بغیر کرامات کا مشاہدہ کرتے ' آپ کے احوال و مناقب کے بیان میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن نورالدین ابوالحسن کی کتاب "بہجۃُ الاسرار" روایات کی ثقاہت کے اعتبار سے زیادہ قابل اعتماد ہے۔

آپ کا فیضِ رُوحانی لامحدود ہے' اس کے بارے میں آپ نے خود فرمایا ہے۔

اَفَلَتْ شُمُوسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا
اَبَدًا" عَلٰی فَلَکِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبٗ

(پہلوں کے آفتاب ڈوب گئے۔ لیکن ہمارا آفتاب بلندیوں کے آسمان پر کبھی غروب نہ ہوگا)

بعد میں آنے والوں نے آپ کے اِس دعوے کی تصدیق کی ہے اور وفات کے بعد بھی آپ کی رُوحانی قوّت کے تصرّف اور اثر کا اقرار کیا ہے۔ یہاں ہم صرف دو حوالوں پر اکتفا کرتے ہیں۔ جو شہرۂ آفاق محدّث حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی کتب سے لئے گئے ہیں۔ شاہ صاحب نے "ہمعات" میں جو ایک لحاظ سے تصوف کی تاریخ ہے۔ یوں بیان فرمایا ہے:

"حضرت علی کے بعد اولیائے کرام اور اصحابِ طریق کا سلسلہ چلتا ہے' ان میں سے سب سے قوی الاثر بزرگ جنہوں نے راہِ جذب کو باحسن وجوہ طے کرکے نسبتِ اویسی کی اصل کی طرف رجوع کیا اور اس میں نہایت کامیابی سے قدم رکھا۔ وہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی ہے۔ اِسی بنا پر آپ کے متعلق کہا گیا ہے کہ موصوف اپنی قبر میں زندوں کی طرح تصرّف کرتے ہیں"۔(ترجمہ اردو محمّد سرور پروفیسر۔ ص ۱۲۷)

اسی طرح "تفہیمات" میں حضرت شیخ کے بارے میں اپنا کشف اس طرح بیان کرتے ہیں:

"حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے سپرد جہان کو فیض پہنچانے کا شعبہ ہے۔ اسی لئے جب اُن کا اِنتقال ہوا تو ان کی رُوح ملاء اعلیٰ کی صورت اختیار کر گئی اور ان کا وجود تمام جہان کے لئے فیض رساں بن گیا"(۱)

حضرت سُلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کُتب میں جابجا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی بے حد تعریف کی ہے۔

www.yabahu.com

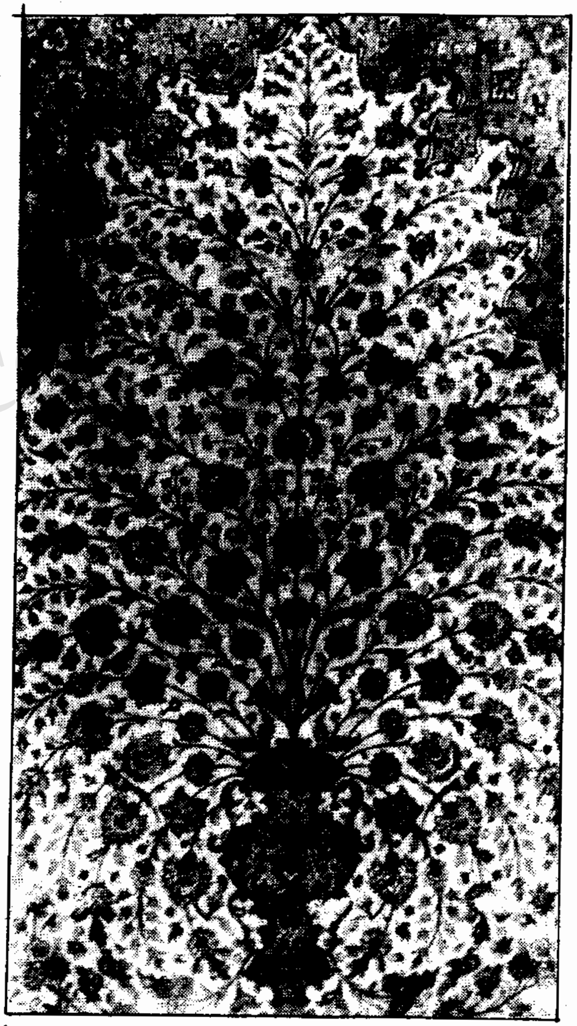

شانِ غوث الاعظم

حضرت سُلطان باھوُ

کی نظر میں

www.yabahu.c

"شیخِ ما" (ہمارے شیخ)

حضرت سُلطان العارفین سُلطان باھُوؒ رحمتہ اللہ علیہ نے اِلہامی رِسالہ "رُوحی" میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو اپنا شیخ بتایا ہے جہاں سات اَرواحِ سُلطان الفُقر کا ذکر فرمایا ہے۔ لکھا ہے:

"ایک رُوح ہمارے شیخ حقیقتُ الحقّ، نُورِ مُطلق، مشہُود علی الحقّ، محبوبِ سُبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ہیں" (۲)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سُلطان العارفین سُلطان باھُوؒ رحمتہ اللہ علیہ کو فیض رُوحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی رُوح سے بلاواسطہ اور براہِ راست پہنچا ہے اور درمیان میں ظاہری یا باطنی طور پر کوئی اور بزرگ وسیلہ نہیں بنے۔ (۳)

"میرا پِیر نائب رسُول اللہ کا شاہ مُحیُ الدّین ہے"(۴)

فیضِ غوث الاعظم :-

حضرت سُلطان باھُوؒ رحمتہ اللہ علیہ تو یہاں تک مانتے ہیں کہ جہاں کہیں اور جب کبھی کسی بزرگ کو کوئی رُوحانی مقام ملتا ہے تو وہ بالواسطہ یا بلاواسطہ حضرت غوث الاعظم کے توسّط سے مِلتا ہے۔ فرمایا:

"جس کسی نے غوثیّت اور قُطبیّت کے مَرتبے اور سعادت اور نعمت اور ولائت پائی ہے، یہیں سے پائی ہے۔ دونوں جہاں کی کُنجی اُن کے ہاتھ میں ہے۔ جو اُن سے مُنکر ہے وہ مَردُود ہے اور اِبلیس ہے۔ اور جو اللہ کا بندہ، مومن اور مسلمان اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمّت ہے، وہ حضرت کا غلام ہے۔ کوئی اُن کی مُریدی سے باہر نہیں ہے اور جو باہر ہے، اُس کو معرفت کی راہ حاصل نہیں ہے اور وہ سُلب ہوجاتا ہے کیونکہ اُن کا خطاب غوث الثقلین، غوث الجنِ والانس والملائکہ ہے۔ عقل مند کو اتنا ہی اشارہ کافی ہے۔" (۵)

کسی کو معلوم ہو یا نہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ خواہ کوئی کسی طریقہ پر ہو، اُسے

www.yabahu.com

رُوحانی فیض حضرت غوث الاعظم کی درگاہ عالیہ سے ہی پہنچ رہا ہے۔ حتیٰ کہ اب مقام ولایت کی عنایت انہی کے اختیار میں ہے۔ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں کہ "اِس الف ثانی (دوسرے ایک ہزار سال) میں جو فیض مجدّد الف ثانی (خود حضرت امام ربّانی رحمتہ اللہ علیہ) سے پہنچے گا وہ بطور نائب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے پہنچے گا جیسے کہ چاند کی روشنی سورج کی روشنی سے قائم ہے۔"

فرمایا:

"آپ کی کُنجی ہمیشہ تک گُم نہ ہوگی اور آپ کے مُرید عارف باللہ اور صاحبِ کُلید ہیں اور توحید میں غرق اور طریقۂ قادریہ میں کوئی تقلید نہیں ہے۔ مَعَ اللہ اور عارف باللہ ہیں۔ کوئی خانوادہ اور طریقہ ابتدائے قادری کو نہیں پہنچا ہے اور کوئی کہے کہ پہنچتا ہے 'دَروغ ہے اور لاف ہے"۔(۷)

حَقیقتِ مُحمّدیہ(ﷺ) کے مظہرِ عظیم

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ' حَقیقتِ مُحمّدیہ کے ایسے مظہر تھے کہ آپ کی روُحانی قوت آپ کے ظہور سے پہلے بھی اپنے نبیؐ اور جدِّاعلیٰ کے قریں رہی۔ حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے کشف و تمثیل کی زباں میں یوں لکھا ہے:

"یاد رہے کہ حضرت مُحمّدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات براق پر سوار ہوکر حضرت جِبریل کے ہمراہ حقّ تعالیٰ کی جانب روانہ ہوئے اور جس وقت سِدرَۃُ المُنتَہیٰ سے آگے جبریل اور براق ورفرف چلنے سے رُک گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ گئے تو حضرت پیر دستگیر کی رُوح مبارک نے طرفتہُ العَین میں حاضر ہوکر اپنی گردن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کے نیچے رکھ دی اور آپ کو مکان اعلیٰ لامکان میں لے جاکر مقامِ خاص قُربِ قَابَ قَوسَین تک پہنچا دیا۔ اس وقت حضرت پیر دستگیر کی رُوح مبارک سُلطان الفقراء اور نُور الہُدیٰ کی معشوقی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نمودار ہوئی اور اَدب و تعظیم سے دست بستہ کھڑے ہوکر سر جھکادیا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقامِ نورُ

حضُور میں جنابِ کبریا سے عرض کی کہ یہ نُوری' زیبا اور خُوشنما صُورت کس کی ہے جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہورہی ہیں۔ حکم ہوا کہ اے حَبیب! تجھے مُبارک ہو' یہ صورت سُلطان الفقراء حضرت سید محیّ الدین شیخ عبدالقادر جیلانی کی ہے۔ جو آپ کی آل اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حَسَنی و حُسَینی اولاد میں سے ہے۔ وہ آپ کے حَسبی' نَسبی اور نُوری فرزند ہوں گے آپ کی اُمّت میں سے آپ کے فقر کے وارث اور آپ کے لئے باعثِ فخر ہوں گے۔ اس وقت حضرت محبوبِ کبریا احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم جوش مَسرّت اور جذبۂ اِفتخار میں زبانِ حقّ ترجمان سے یُوں گوہر افشاں ہوئے کہ اے فرزند ارجمند مُحیّ الدّین میرا قدم تیری گردن پر آگیا ہے اور تیرا قدم میری اُمّت کے تمام اولیاء کی گردن پر ہوگا اور وہ وقت آئے گا کہ تو اللہ تعالیٰ کے اَمر سے کہے گا: قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلیٰ رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ "

مذکورہ بالا حوالہ جب راقم نے "احوال و مَقامات حضرت سُلطان باھو" (صفحہ ۱۰۲،۱۰۳) میں نقل کیا تو وضاحت کی۔ "مذکورہ بالا روایت کی تشریح "فُصُوص الحِکَم" میں شیخ اکبر محیّ الدین ابنِ عَربی رحمتہ اللہ علیہ کے ایک بیاں کردہ نکتہ کی روشنی میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ "فِصِّ حِکمتِ نَفثیہ" کے باب میں شیخ اکبر رحمتہ اللہ علیہ یوں رقمطراز ہیں: "آدم سے لے کر آخری نبی(ﷺ) تک جملہ انبیاء نے فیضان نبوت' خاتم الانبیاء کی مشکواۃ سے اخذ کیا ہے۔ اگرچہ آپ کے وجود عنصری کا ظہور بعد میں ہوا لیکن آپ اپنی رُوحانیت کے ساتھ موجود تھے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا کُنْتُ نَبِیًّا وَّ آدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ (مَیں اُس وقت نبی تھا جب حضرت آدم مٹّی اور پانی کے درمیان تھے) اور آپ کے سواء انبیاء میں سے کوئی نبی نہ ہوتا تھا۔ اس طرح خاتم اللاولیاء اُس وقت وَلی تھے جب آدم پانی اور مٹّی کے درمیان تھے اور آپ کے سوا اولیاء میں سے کوئی ولی نہیں ہوتا جب تک کہ ولایت کی شرائط نہ حاصل کرے..... خاتم الرّسُل وَلی ہے' رسُول ہے اور نَبی ہے۔ خاتم اللاولیاء وَلی اور وارث ہے۔ وہ فیوضات اصل مَعدن سے اَخذ کرنے والا ہے'۔۔۔۔ اور اگلے جملہ میں جاکر بات واضح کر دی کہ: وَھُوَ حَسَنَۃٌ مِّنْ حَسَنَاتِ خَاتِمُ الرُّسُلْ مُحَمَّدٌ صَلی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم مُقَدَّمٌ

www.yabahu.com

الجَمَاعت۔ (خَاتم الاَولیاء، مُقدّمِ جماعت خاتم الرُّسل کے حسَنات میں سے ایک حسَنہ ہے'۔ گویا یہ خارج سے مدد نہ تھی۔ اصل میں بات یہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بعض کلماتِ الٰہی اور فیوضاتِ رِسالت کے مظاہر میں سے ایک مظہر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہنشاہ تھے اور آپ کی حیثیت وزیر کی تھی۔ وزیر بادشاہ کی جب اور جہاں مدد کرے تو وہ وزیر ہی رہتا ہے' بادشاہ نہیں بن جاتا۔ حضرت شیخ سَیّدِ الاَولیاء تھے اور اگر ان کی رُوحانیت رسول اللہ کے مِعراج میں مُعاون ہوئی تو یہ درحقیقت حضُور کی اپنی ہی رُوحانیت و معرفت تھی۔" حضرت شیخ اسی کے مظہر تھے۔

اسی انداز اور طرز میں مزید فرمایا ہے:

"جان کہ جب حَشر کو سب پیغمبر نَفسی نفسی کہیں گے۔ سیّدنا و شَفیعنا حضرت مُحمّد رسول اللہ اُمّتی اُمّتی فرمائیں گے اور ہمارے پیر حضرت محیّ الدّین مُریدی کہیں گے اور جس وقت حضرت سَرورِ کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ نے فرمایا کہ میرا قدم تیری گردن پر ہے اور تیرا قدم اے محیّ الدّین ہر ولی اللہ کی گردن پر۔ اس حالت میں سب ولی اللہ حضرت علی ولی اللہ کے آگے اِلتجا لائے کہ حضرت نے یوں فرمایا ہے' توجّہ فرمایئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ آنحضرت کے آگے عرض لائے اور حضرت نے فرمایا اے علی حضرت شاہ محیّ الدین میری آل اور تمہاری اولاد سے ہے جو لائق فرزند کے قدم کو اُٹھا کر اور کاندھوں پر بٹھا کر گردن پر رکھ لے تو عیب نہیں ہے۔ پس اوّل حضرت علی نے عزّت دی۔ بعد اس کے حضرت پیر نے تمام اولیاء کی گردن پر قدم رکھا اور ہر ولی سعادت مند ہوا اور ہر ایک نے ولایت اور ہدایت کا مرتبہ پایا۔

پ کا دشمن تین حِکمت سے خالی نہیں ہے۔ یا رافضی ہے یا خارجی یا غیر شرع راندۂ درگاہ گمراہ ہے اور جس کو آپ نوازتے ہیں ایک نظر میں اولیاء اللہ بناتے ہیں اور جس کو گِراتے ہیں اس کو کوئی نہیں اُٹھا سکتا۔"(۹)

مَخزنِ فَیض

"جس طریقے یا خانوادے کو جو دولت و نعمت نصیب ہوئی ہے وہ حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سِرّہٗ العزیز کے وسیلے سے ہوئی ہے جو شخص قادری طریقہ کا منکر

ہے وہ دُنیا و آخرت میں مَردُود ہے:

هر طریقه خانواده شُد غُلام   بامُریدے جاں فِدائش ہر دوام
نَقشبَندی رَاچہ قُدرت دَم زَنَد   واز طرِیقہ قادری طالِب شُوَد
اہلِ چِشتی خَواجگان خاکِ پا   سُہروردی از غلامان بَاوفا
ہر کہ از بَندہ خُدا اُمّت نَبی   خاک بوسی می کُند با قادری (۱۰)

(ہر طریقہ و خانوادہ غُلام ہُوا' ہمیشہ کے لئے مُرید اور جاں نثار۔ کسی نقشبندی کی کیا مجال کہ دم مارے اور طریقہ قادری کے کسی طالب کو مُرید کرے۔ اہل چشتی جیسے خواجگان ان کی خاکِ پا ہیں اور سہُروردی غلامانِ باوفا ہیں۔ ہر بندۂ خُدا اور نَبی کی اُمّت کا ہر فرد شیخِ طریقۂ قادریہ کی خاک بوسی کرتا ہے)

ان اِشعار میں قادری طرِیق کی دوسرے طُرق پر فضیلت کا ذکر ہے۔ گو تاریخی اور تحقیقی طور پر بھی اس حقیقت کی صداقت کا جائزہ لیا جاسکتا ہے' مگر مناسب یہی ہے کہ اسے ایک صاحبِ حَال شیخ کے کلام کے طوَر پر پڑھا جائے۔ کیونکہ جہاں حال ہوتا ہے' وہاں قَال کی گنجائش نہیں رہتی۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے فرمایا ہے:

"..... گو اس طریقہ (قادریہ) کا سلسلۂ خرقہ تو باقاعدہ چلا آ رہا ہے لیکن اَخذِ نِسبت کا سلسلہ اس طریقے میں مُسلسل نہیں رہا۔ چنانچہ اکثر ایسا ہوا کہ ایک بار یہ طریقہ رُونما ہُوا اور اس کے بعد مَفقوُد ہو گیا اور پھر دوبارہ یہ طریق اُویسی بغیر کسی مُرشد کے توسّط سے اس طریق کا کسی بزرگ کے باطن سے ظہُور ہوا اور سچ پوچھئے تو یہ طریقہ جیلانیہ تمامتر اُویسیہ ہی ہے اور اِس طریقے سے اِنتساب رکھنے والے بزرگ بڑی رفعت اور سطوَت کے مالک ہوتے ہیں۔" (اُردو ترجمہ ہَمعات' ص ۱۷۸)

نیز شاہ صاحب فرماتے ہیں: "ایک خاص زمانہ میں ایک مخصُوص خانوادہ عنایت اِلٰہی کا مظہر ہوتا ہے اور یہی وہ رَاز ہے جس کی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ ہر زمانے میں جو بھی قُطب ہوا' خُود اُس کی زبان سے اور اُس کے حَواریوں کی زبان سے اکثر ایسی باتیں نکلیں جس سے مُراد یہ تھی کہ انُ کا خانوادہ سب خانوادوں سے اعلیٰ اور مُقدّم ہے اور اللہ سے قرُب و وَصل حاصل کرنے کا صرف یہی ایک مَسلک اور راستہ ہے..... یہ

www.yabahu.com

بزرگ سب کے سب اپنے ان دعووں میں سچے تھے۔" (صلات، ص ۴۲)

مُرشدِ کامل قادری

"سالک کو چاہیئے کہ پہلے کسی ایسے کامل عالم صاحبِ شریعت کا مُرید بنے جو قادری سروری طریق سے بخوبی واقف ہو کیونکہ ہر ایک طریقہ کی اِنتہا قادری طریق کی ابتداء کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتی۔ خواہ ساری عمر ریاضت میں پتھر پر سر مارتا رہے۔ اس واسطے کہ قادری مرشد ظاہر و باطن کا جامع ہوتا ہے۔ قادری طریق میں ظاہر و باطن میں معرفت و قُرب الٰہی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ محبوبِ ربانی، قدرتِ سُبحانی حضرت شاہ محیّ الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اپنی کفر و شرک سے پاک زندگی میں اپنے پانچ ہزار طالبوں اور مریدوں کو ہمیشہ ہر روز فیض پہنچایا کرتے تھے۔ ان میں سے تین ہزار کو نورِ معرفت میں مستغرق کرکے اِلاَّ اللہُ کے مشاہدۂ وحدانیت تک پہنچا دیا کرتے تھے اور یہ تین ہزار اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰہ کے مرتبہ تک پہنچ جایا کرتے تھے اور باقی دو ہزار کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل کیا کرتے تھے۔ قادری طریق میں اس قسم کا حضوری مسلکِ سلوک باطنی توجہ سے، اِسم اَللہ ذات اور کلمہ طیبہ کے تصوّر اور تصرّف سے سِلسلہ بہ سِلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اور جس طرح سورج سے جہان روشن ہوتا ہے اسی طرح اس طریق کے فیض سے دونوں جہان روشن رہیں گے۔

باھُوؒ ایں گنج کیمیاء مفلس رانمود
ہر کرا عقل است حاصل کرد زود
اِسم اعظم انتہا باھُو بود
وِردِ باھُو روز و شب یاھُو بود

(باھُو نے یہ خزانہ کیمیا نادار کو دِکھا دیا۔ جسے کچھ عقل ہے، اس نے اسے جلد ہی حاصل کرلیا۔ اِسم اعظم کی انتہا ھُو کے ساتھ ہے۔ باھُو کا وِرد رات دِن یاھُو ہے)

واضح رہے کہ قادری کو صرف قادری طریق سے کشائش ہوتی ہے اگر قادری طریق والا کسی اور طریق کی طرف رجوع کرے اور خلاصی چاہے تو وہ ہمیشہ گمراہ اور بے

برکت رہے گا اس کے مراتب سَلب ہوجائیں گے۔"(۱۱) یہ بات قادری شیخ کے مزاج سے تعلق رکھتی ہے۔ بعض مشائخ نے اپنے مریدوں کا دوسرے مشائخ کے پاس جانے پر بُرا نہ مانا جیسے سیّدنا ابوالحسن شاذلی نے اپنے مریدوں کو اجازت دے رکھی تھی مگر بعض مشائخ میں غیرت زیادہ ہوتی ہے۔ وہ اس کی اِجازت نہیں دیتے۔ حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ ایسے ہی ایک غیرت مند مرشدِ کامل ہیں۔

فریاد۔ اِستمداد

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ، سے جب بھی کوئی مدد چاہے تو وہ سامنے آکر مدد کرتے ہیں۔ سُلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سُن فریاد پیراں دیا پیرا! آکھ سُناواں کیں نوں ھُو
تیرے جیہا مینوں ہور نہ کوئی میں جیہیاں لکھ تینوں ھُو
پھول نہ کاغذ بدیاں والے دَر توں دَھک نہ مینوں ھُو
ایڈ گناہ نہ ہوندے باھُو توں بخشیندیوں کینوں ھُو

(یا پیرانِ پیر! میری فریاد ذرا غور سے سُنیئے، میں اپنا دُکھڑا اور کسے سُناؤں؟ میری نظروں میں آپ جیسا اور کوئی نہیں ہے۔ جبکہ آپ کے نزدیک میرے جیسے لاکھوں موجود ہیں۔ میری بُرائیوں کا دفتر مت دیکھئے اور مجھے اپنے دروازے سے دھکے دے کر دُور نہ کیجئے۔ باھُو، اگر میں گُنہگار نہ ہوتا تو آپ یہ بخشش و برکت کس پر نچھاور کرتے؟)

سُن فریاد پیراں دیا پیرا! عرض سُنیں کَن دَھر کے ھُو
بیڑا اڑیا وِچ کپراں دے جتھے مچھ نہ بہندے ڈر کے ھُو
پہنچیں میراں، وڈیاں بھیڑاں، جھٹ شہباز دا کرکے ھُو
پیر جنہاں دا میراں، باھُو، کدھی لگدے تر کے ھُو

(یا پیران پیر! میری عرض غور سے سُنیئے! میرا بیڑا ایسے بھنور میں پھنسا ہے جہاں مگرمچھ بھی ڈر کر نہیں بیٹھتے۔ یا شاہِ جیلانی، محبوبِ سُبحانی، جلد میری مدد فرمایئے! باھُو! جن کے پیر حضرت میراں ہوں وہی تیر کر ساحلِ مراد پر پہنچ جاتے ہیں)

www.yabahu.com

راتیں رتی نیند نہ آوے دنہاں رہے حیرانی ھُو
عارف دی گل عارف جانے کیا جانے نفسانی ھُو
کر عبادت پچھو تاسیں ضائعا گئی جوانی ھُو
حضور تنہاں نوں باھُو جنہاں ملیا شاہ جیلانی ھُو

(رات کو نیند نہیں آتی' دن پریشانی میں گذرتا ہے۔ عارف کی باتیں عارف ہی سمجھتا ہے' عام آدمی کیسے سمجھے؟ بندگی کر لو' جوانی ضائع چلی جائے گی تو پچھتاؤ گے۔ باھو حضور میں وہی پہنچے جنہیں شاہ جیلانی جیسا مرشد ملا)

"واضح رہے کہ جس وقت کوئی شخص آنجناب کو اخلاص' اعتقاد اور یقین سے مشکل کے وقت امداد کیلئے یاد کرتا ہے اور کہتا ہے **اُحْضُرُوْ یَا مَالِکَ الْاَرْوَاحِ الْمُقَدَّسْ وَ مُحْیَ الْحَقِّ وَالدِّیْنْ عَبْدِالْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ** جب تین مرتبہ یہ کہہ کر تین مرتبہ کلمہء طیّبہ کی ضرب دل پر پہنچاتا ہے تو تیسری ضرب کے وقت ضرور بالضرور حضرت پیر دستگیر یا تو ظاہری جسم سے یا روحانی طور پر یا نورانی بدن میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اس وقت بعض کو ظاہر میں ملاقات نصیب ہوتی ہے بعض کو وصل اور بعض کو پیغام نصیب ہوتا ہے۔ جو شخص آنجناب کا طالب و مرید اور فرزند اصلی طور پر ہے وہ اولیاء اللہ کے مرتبے تک پہنچتا ہے اور اولیاء اللہ مُردہ نہیں ہیں بلکہ زندہ ہیں اور اسم اللہ ذات کی برکت سے انہیں دائمی زندگی حاصل ہے کیونکہ اولیاء اللہ کی موت سے مراد یہی ہے۔" (۱۳)

❁

"واضح رہے کہ حضرت پیران پیر محی الدین رضی اللہ عنہ' طالبوں اور مریدوں کے حق میں ایسے ہیں جیسے جان بدن میں۔"(۱۳)

❁

"مرا پیرے کہ ہر دم دستگیر است
فنا فی اللہ جیلانی فقیر است"(۱۴)

(میرا پیر جو ہر لمحہ دستگیر ہے جیلان کا رہنے والا فنا فی اللہ فقیر ہے)

مراتب و فضائل حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

"جیسا کہ حضور عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم انبیاء ہیں۔ اسی طرح حضرت پیر دستگیر زندہ جان' روشن دین' عارف باللہ' حق الیقین شاہ محی الدین قدس اللہ اسرارھم ختم اولیاء ہیں اور ختم الفقراء اور ختم المعروف اور ختم الولایت اور ختم الہدایت اور ختم العنایت ہیں۔ بقا باللہ کے پہنچانے والے غرق ذات' وزیر حضرت پیغمبر سرور کائنات کے حضور' دونوں جہان کی کنجی ظاہر و باطن ان کا مرتبہ ہے۔ جو ان کے مراتب کا زندگی اور موت میں دعویٰ کرے' کذاب اور دروغ گو ہے کہ شاہ محی الدین میرا پیر دنیا و دین' زندہ جان ہے---- اور قدم حضرت پیر کا شریعت پر ہے کہ شریعت میں ایک حرف سے حضرت پیر کو تمام شرف ہے۔ وہ حرف ب ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی اور ب سے بنائے اسلام ہے اور بنائے اسلام میں مسلمانی تمام ہے۔ آپ کی کنجی ہمیشہ تک کم نہ ہوگی اور آپ کے مرید عارف باللہ اور صاحب کلید ہیں اور توحید میں غرق اور طریقہ' قادری میں کوئی تقلید نہیں ہے۔ مع اللہ عارف باللہ ہیں۔ کوئی خانوادہ اور طریقہ ابتدائے قادری کو نہیں پہنچا ہے اور کوئی کہے کہ پہنچتا ہے' دروغ ہے لاف ہے۔" "آپ اپنے طالبوں سے گناہ صغیرہ و کبیرہ نہیں ہونے دیتے' آپ کے طالب ہمیشہ اپنے حال پر ہیں۔ اس واسطے کہ آپ کے طالب جو گناہ کرتے ہیں۔ آپ پوشیدہ اور ظاہر اس کو معاف کرا لیتے ہیں اور مجلس حضوری محمدؐ رسول اللہ میں پہنچا دیتے ہیں۔ سب کے سب پیر آپ کے مراتب کے آگے مُردہ اور آپ زندہ بسر قدرت سبحان ہیں۔ عالم اور فقیر اور امیر مثل آپ کے مریدوں کے ہیں مگر جو عالم اور فقیر کامل اور امیر عادل صاحب انصاف ہیں اور یہی تین انسان ہیں اور باقی سب حیوان **کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلّ** (مثل چوپایوں کے بلکہ ان سے بھی گمراہ) (۱۵)

حضرت سلطان العارفین سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کے اس طرح کے بیانات پڑھتے ہوئے یہ نکتہ ذہن نشین بلکہ دل نشین ہونا چاہئے کہ یہاں ان طالبوں اور مریدوں کا ذکر نہیں جو نام کے طالب اور مرید ہیں بلکہ وہ مراد ہیں جو دل و جاں سے طالب حق اور

اِرادت مَند ہیں۔ آگے ایک اِقتباس میں یہ جملہ مُلاحظہ فرمایئے: "..... اور مُرید بھی وہ کہ حضرت رَابعہ بَصری اور بَایزید بُسطامی کی طرح ذِی مراتب اور ذِی مَناصب ہوتے ہیں نہ کہ طالبِ دُنیا یا طالب ہَوا و ہُوس و نفسانیتِ شیطانی۔ جو شخص مُراتبِ غَوث و قُطب سے فائق نہ ہو وہ شخص حضرت پِیرانِ پِیر کے مُریدوں سے نہیں۔" اَللہ! اَللہ!

"جاننا چاہیئے کہ حضرت پیرِ دَستگیر محیؔ الدین مَادر زَاد وَلی اللہ اور فقیر فنا فی اللہ اور حضرت محمدؐ رسول اللہ کے وزیر' اللہ کے عارف اور اللہ کے معشُوق ہیں۔ آپ قُطب بقا باللہ ہیں اور غوث الاعظم آپ کا خطاب ہے اِس سبب سے کہ طالبان اور مُریدانِ سَروَری قادری کو اوّل روز اسمِ اعظم نصیب اور مجلسِ حضورِ محمدؐ مصطفیٰ میں حبیب غالب اللاولیاء بنا دیتے ہیں' اِس طریق سے مُرید اور طالب باطن صَفا ہمیشہ حضورِ محمدؐ مُصطفیٰ صَلی اللہ علیہِ وَسلّم میں حاضر ہیں۔ سروَری قادری صاحبِ ہدایت اور رَاز دانِ عنایت بے غایت ہیں اور دُنیا و عُقبیٰ سے بے غم ہیں۔ دونوں جہان کا تماشا کرتے ہیں۔ ہر ایک دم میں صاحبِ جوُد و کرم ہیں۔ کشف و کرامات سے ننگ رکھتے ہیں۔ اُن کی نظر ہمیشہ خدا کی وحدانیت پر ہے۔ یہی بادشاہ ہیں کہ اسرارِ معرفتِ الٰہی سے آگاہ ہیں۔"

"جنابِ سَروَرِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات کو حق تعالیٰ کے حضور میں سُلطانُ الفقر سے ملاقات کی اور اس سے بَغل گیر ہو کر سَر سے پاؤں تک فَقر سے لپٹ گئے۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجُود مُبارک فَقر کے وجود میں بدل گیا۔ اسی واسطے آنحضرت علیہ الصلوٰۃُ والسّلام دُنیاوی آلائش سے تارک اور فارغ تھے۔ جو شخص باطن میں فقیر کے ساتھ ملاقات نہیں کرتا اور فقر سے لباس نہیں بدلتا۔ وہ ہرگز ہرگز فقر کے مَرتبے کو نہیں پہنچتا خواہ ریاضت میں پتھر پر ہی سر کیوں نہ پٹکے۔ فَقر حکم خدُا سے' اِجازت پیغمبری' عَطائے اِلٰہی ہے۔ پیغمبری کا مَرتبہ اور ہے اور اصحابی کا اور لیکن ان دونوں سے بڑھ کر فَقر کا مرتبہ ہے چونکہ جناب سَروَرِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقر کو اپنا فخر فرمایا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے اسی کی تَوفیق کی اِلتجا کیا کرتے تھے اور فَقر ہی سے محبّت کیا کرتے تھے اور اسی کو اپنا رُفیق بنایا کرتے تھے۔ اسی واسطے

باقی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ اجمعین سے فَقر کو مخفی رکھا۔ صرف حضرت عَلی کرم اللہ وجہٗ پر ظاہر فرمایا۔ جب اُنہیں عَطا فرمایا تو آپ نے اپنے آپ کو رَاہِ خدُا میں سَتّر بار فروخت کیا اور سائل کو کبھی خالی نہ جانے دیا۔

صِدیق صِدق' عَدل عُمر و پُرحَیا عُثمن بُوَد
گوئے فقَرش از پَیغمبر شاہِ مَردان بُوَد

(صِدیق اہلِ صِدق' عُمر اہلِ عَدل اور عثمن پُر حَیا تھے۔ فَقر کی گیند پیغمبر سے شاہِ مَرداں نے لے لی)

حسب ذیل چار پِیروں کو شناخت کرلو۔ اوّل پیرِ صِدیقاں ابوبکر صِدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' دوم عَادِلوں کے پیر حضرت عُمر خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ تیسرے اہلِ حَیا کے پیر حضرت عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ چوتھے عالموں اور فقیروں کے پیر حضرت علی کرم اللہ وجہٗ ہیں۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَنَا مَدِیۡنَۃُ الۡعِلۡمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا

(مَیں عِلم کا شہر ہوں اور حضرت عَلی اُس کا دروازہ ہیں)

آپ کے نوَاسے ولی اللہ حضرت شاہ محیؔ الدین گیلانی غَوث الثقلین' محبوبِ سُبحانی رضی اللہ عنہ' جنہیں کامل درَجہ فقَر کا حاصل تھا۔ اولیاء کے سَردار تھے اور حضرت فاطمتہ الزَہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی فقَر کی پَلی ہوئی تھیں اور اُنہیں فقَر حاصل تھا۔ جو شخص فقر تک پہنچتا ہے اُنہی کے وَسیلے سے پہنچتا ہے۔"(۱۷)

"حضرت پِیر دستگیر نائبِ جناب رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اپنے مُریدوں سے کسی حال و احوال میں غافل نہیں رہتے اور مُرید بھی وہ کہ حضرت رابعہ بصری اور حضرت بایزید بُسطامی کی طرح ذی مَراتب اور ذِی مناصب ہوتے ہیں نہ کہ طالب دُنیائے دنی یا طالبِ ہَوا و ہوَس و نفسانیت شیطانی' جو شخص مَراتبِ غوث و قطُب سے فائق نہ ہو' وہ شخص حضرت پیرانِ پیر کے مُریدوں سے نہیں۔

www.yabahu.com

"مُریدانِ حضرت پیر دستگیر رُاہِ اُزل و اَبَد کو جانتے ہیں اور اس سے اچھی طرح واقف و آگاہ ہوتے ہیں۔"(۱۸)

"پیرؔ میرے پیر حضرت محیؔ الدّین قدَس سرّہٗ العزیز کی طرح ہونا چاہئے جو ہزارہا مُریدوں کو ایک ہی نگاہ سے اِلاَّ اللّٰہ کی معَرفت میں غَرق کر دے۔ پیر وہ ہے جو بِلا رِیاضت و رَنج خزانہ بخشِ دے جیسا کہ میرا پیر کرتا ہے۔ نِگاہ کرتے ہی ذِکرِ الٰہی سے دِل چاک چاک کر ڈالے' نفس کو خاک کر دے اور رُوح کو پاک رحمان کے موافق اور شیطان کے مخالف کر دے۔

بَاھُوؔ شُدَ مُریدش از غُلامان بَارگاہ
فیض فَضلش میدہاندَ از اِلٰہ
باھُو سگِ دَرگاہ میراں فخر تَر
غوث قُطب زیرِ مرکبِ باربر

(باھوؔ آپ کے مُرید اور غلامانِ بارگاہ میں سے ہیں اور اللہ کے ہاں سے فیض اور فضل بخشتے ہیں۔ باھو کو سگ درگاہ میراں ہونے پر فخر ہے' غوث و قطب حضرت شیخؒ کے تحت گویا مرکب باربر ہیں) "میرے پیر حضرت محیؔ الدّین قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں۔ قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اَللّٰہ (میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔ نیز فرماتے ہیں: لَا یَمُوْتُ مُرِیْدِیْ اِلَّا عَلَی الْاِیْمَان (میرا مُرید دُنیا سے باایمان رُخصت ہوتا ہے)۱۹

"اگر کوئی شخص شاہ جیلانی کا نام لے تو اسے دوزخ کی آگ اور شیطان کا کیا ڈر' مطلب یہ ہے کہ قادری سَرَوَری مرشد کے طالبوں کا ابتدائی مرتبہ یہ ہے کہ وہ نرَ شیر پر سُوار ہوتے ہیں۔"(۲۰)

"جناب حضرت شاہ محی الدین قدس اللہ سرہ العزیز شکمِ مادَر میں مراتبِ فقَر پر پہنچے اور شریعت پر قدَم بہ قدَم چل کر محبوبیّت کا مَرتبہ حاصل کیا اور فقیر محیؔ الدین کا خطاب

پایا۔"(۲۱)

مُحیؔ الدّین حَیاتِ دِیں را زِندہ بیں
مُردہ پیراں خاک شُدَ زیرش زَمیں
بَاھُوؔ ' عَبدالقادر است جان زِندہ تَن
بَامُریداں ہم کَلامش' ہم سُخن

(تُو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی' مُحیؔ الدین' "حیاتِ دِین" کو زِندہ دیکھ' اور جو مُردہ پیر ہیں' وہ زیرِ زمین خاک ہوگئے ہیں۔
(باھوؔ! حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی جان زندہ تَن ہیں اور اپنے مُریدوں سے ہم کلام و ہم سُخن ہوتے ہیں)۔(۲۲)

"واضح رہے کہ غَوث و قُطَب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ بعض کو طبَقات کے سیر کا طیَران حاصل ہوتا ہے۔ اِس قسم کے غوث و قطب دہقانی کہلاتے ہیں یہ ایک وِلایت سے دوسری وِلایت میں اُڑ کر پہنچتے ہیں۔
دوسرے وہ جو حقّ کے رفیق ہوں اور قَبر سے رُوح کو نکال کر جسم میں داخل کرسکیں۔ یہ لوگ دُنیاءِ فانی کے شور و شَر سے فارغ البال کہلاتے ہیں اور ہمیشہ معرفتِ اِلٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ اُن کی حالت فرشتوں کی سی اور اُن کے مَراتب کریم کے سے ہوتے ہیں اور آپ کو چھُپائے رکھتے ہیں۔ خَلقت میں گمُنام اور لاہوُت میں دائمی طور پر حاضر اور مشہور ہوتے ہیں۔
تیسرے غَوثِ اعظم و قطُبِ تحَقیق جو توَحید کے دَریائے عمِیق میں مُستغرق ہوتے ہیں' ان کو فقَیرِ حقَیقی کہتے ہیں۔ وجُود سے حقّ نکلا ہے اور حَقّ کو حَقّ میں لے گئے ہیں۔ محققّ حقیَقت اور فنَافِی اللہ ہیں۔ بقَا باللہ ہیں' معشوقِ رَبّانی ہیں۔
اور یہ تمام مَراتب حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز سے ہیں۔ جو

ان کا منکر ہے۔ وہ بے دین' بے مذہب اور پریشان حال ہے۔" (۲۳)

فضیلت طریقہءِ عالیہ قادریہ

"جان لو کہ قادری طریق کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ زاہدی قادری ۲۔ سروری قادری۔

لیکن زاہدی قادری بے شمار ہیں جیسا کہ عام لوگ اور سروری قادری وہ ہے جو ایک نظر سے اللہ کے طالب کو اللہ تک پہنچا دے اور واصل بحق کر دے نیز سروری قادری اُسے کہتے ہیں جسے دو جہانوں کے سردار حضرت محمدؐ رسول اللہ دستگیری فرما کر حضرت شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمادیں اور حضرت پیران پیر اُسے نوازیں اور اُس کا دِل خدا سے لگا دیں اور دِل کو روشن کرنے والی بارہ برس کی ریاضت سے یہ بات بہتر ہے۔

سروری قادری کی وہ نظر ہے جو ایک دفعہ جس پر پڑے اُسے دُنیا و آخرت بھلا دے اور طالب کو کامل طور پر اس فقر کی منزل طے کرا دے جو محمدؐ کا فقر ہے اور جو بدعتیوں اور استدراجیوں کو دُور کرتا ہے۔" (۲۴)

ایسی عبارات کے سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ سروری قادری مرشد سے مراد حضرت سلطان العارفین سلطان باھوؒ رحمتہ اللہ علیہ خود ہی ہیں۔

"جاننا چاہئے کہ قادری طریقہ دو قسم کا ہے۔ ایک زاہدیؒ صاحب مجاہدہ' عوام الناس کی ریاضت اور ذِکر جہر ضرب اور فکر کے ساتھ اور محاسبہء نفس کے ساتھ اور وِرد و وظائف کے ساتھ ہے کہ رات کو جاگیں اور دن کو روزہ رکھیں۔ باطن کے مشاہدہ سے بے خبر۔ صاحب حال قال کے ساتھ اور دُوسرا طریقہ قادری سروری خراب حال قرب وصال کے ساتھ' صاحب مشاہدہ' ایک نظر میں طالب کو پہنچا دیں۔ اللہ کے ساتھ' پروردگار کے ساتھ حق الیقین۔ اِس پر اعتبار لانا چاہیئے کہ نفس کے قتل کرنے والے پیش رواں' سالارِ کار زار ہیں۔" (۲۵)

پھر فرمایا:

"اور طریقہء قادری دو طریق پر ہے' ایک قادری زاہدی' دوم قادری سروری' قادری سروری یہ ہے جیسا کہ اس فقیر کو حاصل ہے کہ یہ فقیر مجلسِ محمدیؐ سے مشرف ہوا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ آپ نے بیعت لی اور خندہ رُو ہو کر فرمایا' جو کچھ ہے وہ ذِکر اللہ ہے۔ اور اِس سے سب کچھ حاصل ہوتا ہے۔ اسی لئے حدیث شریف میں آیا ہے۔ **اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ**۔ تلاوت کرو تو پہلے ذِکر اللہ ہے۔ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**۔" (۲۶)

حضرت سلطان العارفین سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کا اپنا طریقہ جیسا کہ انہوں نے فرمایا' سروری قادری طریقہ ہے۔ زاہدی قادری اور سروری قادری میں فرق یہ ہے کہ زاہدی قادری اِرتقائی ہے یعنی اس میں مجاہدے اور ریاضت کی مدد سے درجہ وار ترقی ہوتی ہے اور زینہ بہ زینہ چڑھ کر بلند مقام نصیب ہوتا ہے۔ مگر سروری قادری اِلقائی ہے۔ مرشد کی توجہ سے براہِ راست فیض حاصل ہوتا ہے جو طالبِ حق کو سیدھا منبعِ رُوحانیت یا مدینتہ العلم تک پہنچا دیتا ہے۔

جہاں بھی حضرت سلطان باھوؒ رحمتہ اللہ علیہ طریقہ قادریہ کی فضیلت بیان کرتے ہیں' اُس سے مراد یہی طریقہءِ سروریہ قادریہ ہے جس کا اُن کے قلب پر اِلقاء ہو رہا تھا۔ فرماتے ہیں:

"واضح ہو کہ طریقہء قادری تمام طریقوں پر قادر اور قوی ہے اس لئے کہ ابتدائے طریقہءِ قادری تمام طریقوں کی اِنتہاء ہے۔ علاوہ ازیں ابتدائے قادری میں' تعلیم و تلقین کے شروع ہی سے' پہلے ہی دن مقامِ حضوری' خطاب مجلسِ محمدیؐ ہوتا ہے۔ حضرت پیر دستگیر باطن میں جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے سرفراز اور مشرف کرتے ہیں۔ جو مرشد قادری طریقہءِ قادری میں یہ منصب اور مرتبہ

www.yabahu.com

نہ رکھے، اُسے طریقہء قادریہ سے نہ کہنا چاہئے بلکہ وہ مُقلّد اور عام لوگوں میں داخل ہے۔ دوم انتہائے قادری یہ ہے کہ طالب قادری خاص غوّاصوں کی طرح ہمیشہ دریائے توحید میں غوطے لگا کر دُرِّ بے بہا نکالتا ہے اور اپنے مُنہ کے سیپ میں انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ قیامت کے دن ان طریقوں کی قدر و منزلت معلوم ہوگی۔ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ (جس نے اپنے رَبّ کو پہچانا، اُس کی زبان بند ہوئی)۔

"کسی طریقہ والا کتنی ہی ریاضت اور مجاہدہ کرے مگر ادنیٰ مرتبہ قادری کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے صاحب مرتبہء قادری کا مجاہدہ، اُس کی روزی اور اُس کا مشاہدہ اس کی خواب ہوتا ہے۔ اس طریقہ والے پر بھوک اور سیری، خواب اور بیداری، مستی اور ہوشیاری، خاموشی اور گویائی برابر ہوتی ہے۔ اسے مخلوق جانتی اور اس سے ہم سخن ہوتی ہے اور وہ مخلوق کو جانتا اور اس سے ہم سُخن ہوتا ہے۔ وہ خُدا اور رسُول اور حضرت شاہ محیّ الدین عبدالقادر جیلانی سے ہم سخن ہوتا ہے۔ وہ روٹی اِس جہان کی کھاتا ہے اور کام اُس جہان کا کرتا ہے۔ اُس کی نظر، اُس کی توجّہ، اُس کا وہم، اس کا خیال حضورِ وِصال ہوتا ہے۔ اس کے مرتبے کوئی بے بصر اور بے بصیرت کیا جانے، کیا پہچانے۔

اہلِ طریقۂ قادری دو جہان پر امیر ہوتے ہیں۔ اُن کی اُصل تصوّرِ اسم اُللہ، مقام فنا فی اللہ سے ہوتی ہے۔ وہ لوگ عارفان باللہ، فقیران فنا فی اللہ، شیر خُدا اور صاحب راز ہوتے ہیں۔ انہیں ان باتوں سے اِجتناب ہوتا ہے: ایک سَرُوُد و راگ سے اس لئے کہ سرود و راگ خواہش نفسانی کی طرف کھینچتا ہے۔ علاوہ ازیں طریقہء قادریہ میں وہ کامل ہوتے ہیں اس لئے بھی سرود و راگ کے محتاج نہیں ہوتے کیونکہ وہ ہمیشہ غرق و اِستغراق میں رہتے ہیں۔" (۲۷)

❁

"ہر ایک طریقہ کی انتہاء قادری طریق کی ابتداء کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتی کیونکہ کامل سروری قادری کی ابتداء یہ ہے کہ وہ نظر یا اسم اللہ کے تصور یا کلمہ طیّبہ کے ذکر یا توجہِ باطنی سے طالب کو معرفتِ الٰہی میں غرق اور مجلسِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے

مشرّف کر دیتا ہے۔ یہ ہے قادری کے پہلے دِن کا سبق جو شخص یہ سبق نہیں پڑھا سکتا اور مجلسِ نبوی میں حاضر نہیں کرسکتا، وہ کامِل قادری نہیں، اس کے حال کی مستی خام خیالی ہے کیونکہ قادری ہمیشہ معرفتِ اِلٰہی کے نوُر میں مستغرق رہتا ہے اور اسے وِصالِ اِلٰہی حاصل ہوتا ہے۔" (۲۸)

❁

"واضح رہے کہ ایک طریقے میں جنونیّت اور شُرب کی تاثیر ظاہر میں تو ثواب معلوم ہوتی ہے لیکن باطن میں خراب ہوتی ہے چنانچہ بعض رافضی اپنے مذہب کو پوشیدہ رکھتے ہیں اور ظاہر اطوار پر عبادت میں بہت کوشش کرتے ہیں۔ یہ اصل میں راہزن ہوتے ہیں۔ تمام طائفوں میں سے درحقیقت صرف اہلِ سُنّت وَالجماعت ہی معمورِ باطن اور مغفُور ہیں مثلاً" طریقہء سَروَری، قادری، حضرت پیرانِ پیر رحمتہ اللہ علیہ نے قدم بقدم حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور وہاں پہنچے جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے۔ یہ کوئی عیب کی بات نہیں بلکہ ہماری سُنّت اور سیدھی راہ ہے کیونکہ اِسم اللہ کا وجود پاک ہے اور جو مرتبہ اس کا بیان کیا گیا ہے۔ وہ ٹھیک اسی کے لائق ہے۔" (۲۹)

❁

"بَا حضوُری قادری را اِبتداء
اِنتہائے قادری بِیند لقاء" (۳۰)

(قادری کی حضوری کے ساتھ اِبتداء ہوتی ہے اور قادری کی اِنتہا دیدارِ الٰہی ہے) ❁

"جو طریقہء قادری کی مخالفت کرتا ہے، آخر کو پشیمان ہوتا ہے کیونکہ سب نے اس سے فیض پایا ہے۔ جس نے جو کچھ یہاں حاصل کیا، دوسری جگہ نہیں پایا۔"

"طریقہ قادری سے طالبوں کو ریاضت و راز و نیاز، گنج بے رنج، بخشش و کرم حاصل ہوتا ہے۔ وہ انہیں صاحبِ کرم، فارغ از کشف و کرامات کر دیتا ہے۔ وہ اس سے عارِف باللہ، غرق اِسم ذاتِ اللہ ہو کر مشاہدہَ انوار تجلیاتِ اِلٰہی کیا کرتے ہیں۔

مراتبِ قادری لازوال ہے جو کوئی غوث و قطب صاحبِ ولایت و ہدایت' صاحبِ ارشاد و رُشد' صاحبِ فقر فنا فی اللہ' بقاء باللہ' روشن ضمیر ہوا یا جو کچھ مراتب و مناصب حاصل کئے حضرت شاہ محی الدین قدس سرۂ العزیز سے پائے' حاصل کئے۔ وہ صاحبِ فیضِ رحمانی ہیں۔ دونوں جہان کی کنجی ان کے پاس ہے جو کوئی ان سے منکر ہو' وہ بے بہرہ' بے نصیب اور دونوں جہاں میں پریشان اور معرفتِ الٰہی سے محروم رہے گا۔ نعوذ باللہ۔" (۳۱)

"طریقہ قادریہ کا دشمن تین حال سے خالی نہیں ہوتا' رافضی[۱]' خارجی[۲]' منافق[۳] و زندیق' بعض ناواقف کہنے لگتے ہیں کہ ہمیں قادری کے (علاوہ) ہر ایک طریقہ سے خلافت حاصل ہے چنانچہ نقشبندی' طریقہء سہروردی' طریقہءِ چشتی' طریقہء قادری' ان کے یہ دعوے بالکل غلط ہیں۔ جس شخص کو طریقہءِ قادریہ حاصل ہوتا ہے وہ کسی دوسرے طریقہ کا محتاج نہیں رہتا کیونکہ جہاں شیر ہو وہاں اور جانور نہیں رہنے پاتا۔

علاوہ ازیں ابتدائے طریقہ قادری میں پانچ علم نصیب ہوتے ہیں اور وہ گویا پانچ خزانے ہیں۔

اول : علم قرآن بہ تفسیر و احادیث۔

دوم : علم دعوت کہ ہر دم اُس کی زبان سے تکبیر نکلتی ہے۔

سوم : نظرِ کیمیا کہ مُردہ دِل کو ایک نظر میں زندہ کرتا ہے اور عارف باللہ بناتا ہے۔ اس کا وجود اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

چہارم : علم تاثیرات تصورِ برزخ اِسم اللہ سے اسے روشن ضمیری حاصل ہوتی ہے۔

پنجم : علم فنا فی اللہ سے وہ اپنے نفس پر حاکم ہو کر اسے شریعت کا تابعدار بناتا ہے۔

مُرشد قادری یہ پانچوں علم اوّل روز ہی طالب طریقہءِ قادری کے ہاتھ میں دے کر فقرِ اختیاری حاصل کراتا ہے جس کے بعد طالب طریقہءِ قادری دُنیا سے غسل اور آخرت سے وضو کر کے دوگانہ شکر پڑھتا اور اشغالِ اِلٰہی سے یگانہ ہوتا ہے۔" (۳۲)

"طریقہء قادری میں معرفتِ الٰہی کے خزانے ہیں۔ اس مقام والا ریاضت و

مشقت سے گھبرا کر رنجیدہ خاطر نہیں ہو جاتا بلکہ ہر حال میں خوش رہتا ہے۔ اسے اپنے مال و زر کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔ جو کچھ اس کے سامنے آتا ہے۔ خدا کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے۔" (۳۳)

"طریقہء قادریہ کو قدرت' قرب اور قوت قادرِ حق سبحان سے ہے اور یہ سب برکت اور سعادت' پابندیءِ شریعت اور علم نص' حدیث' تفسیر با تاثیر قرآن سے ہے۔ دُنیا کا جمع کرنا خوئے فرعون اور اس کی حرص شیطان ہے۔" (۳۴)

"واضح رہے کہ اگر ہر ایک سالک' ہر خانوادہ اور ہر ایک طریق میں ساری عمر میں چلے اور خلوت میں ذکر اور فکر کرتا رہے تو بھی کسی طریقہ کی اِنتہاء' قادری طریقہ کی ابتداء کو نہیں پہنچ سکتی کیونکہ قادری طریقہ آفتاب کی طرح ہے اور دوسرے طریقے چراغ کی طرح۔ پس چراغ کی کیا مجال کہ آفتاب کے مقابلے میں روشن ہووے۔" (۳۵)

"ابتداء اِس طریقہ کی حق کی رضا اور متوسط نفس کی فناء اور اِنتہاء رُوح کی بقاء۔ اس کو قادریوں نے طے کیا ہے۔ گویا حق تعالیٰ کا وصل لے گئے ہیں اور جو علم سے ہمیشہ تعلیم اور تعلّم رکھے اور مطالعہ کتاب کا وَرد پیش رکھے تاکہ تصور اِسم اللہ سے غرق ہو اور لحظہ بہ لحظہ درد کے ساتھ دِل کو زخمی رکھے۔ وہ صفا کیش ہے۔ درویشِ کامل کے مراتب کو جاننا چاہیے۔" (۳۶)

عبارت سے جو مفہوم واضح ہو رہا ہے' اُس کی شرح کچھ یوں ہے :

۱۔ قادری طریق میں درویش کی اِبتداء : رضائے حق یعنی تعمیلِ احکامِ اِلٰہی

وسط : فنائے نفس

انتہا : فنا فی اللہ بقاء باللہ

www.yabahu.com

۲۔ مقصود: حق تعالیٰ کا وِصال

۳۔ اوصافِ درویشِ کامل قادری

ا۔ تعلیم و تعلّم سے سروکار

ب۔ مُطالعۂ کتبِ تصوّف

ج۔ تصوّرِ اسم اللہ میں ہر دم غرق

د۔ درد اور خستگیٔ دِل

ہ۔ صَفا کیشی

"کسی طریقہ یا خانوادہ کی اِنتہاء اور کمالیت کا طریقہ قادریہ کی ابتداء کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ خواہ وہ ساری عمر چلّوں اور رِیاضت ہی میں بسر کر دے کیونکہ قادری طریقہ میں اِبتدا حضُور ہوتا ہے اور اِنتہا میں فَنَا فِی اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ پس جو شخص قادری کے ساتھ برابری کا دعویٰ کرے وہ احمق اور بے شعُور ہے۔ طریقۂ قادریہ میں تکلیف، تقلید، سُستی، ہستی، خودی اور خود پرستی ہرگز نہیں ہوتی۔

خام را مستی بُود وہم از خیال
مَست را ہُشیار گرداند وِصال

(خام کی مستی محض وہم و خیال ہے۔ وصال کے مقام پر مَست ہوشیار ہو جاتا ہے)

کامل قادری میں عَین نُما، عَین کُشاء، عَین صَفاء، عَین بقاء اور عَین لقاء ہوتا ہے۔ نہ وہ خُدا ہوتا ہے نہ خُدا سے ایک دم جُدا ہوتا ہے۔ قادری غنایت میں غنی ہوتا ہے کیونکہ اسے یہ بخشش قُربِ الٰہی سے حاصل ہوتی ہے۔

اِلٰہی مکُن عاجزم بر دَرِ کس سوال
وصلِ تو بہتر بود از زر و مال

(الٰہی، عاجز نہ کر کہ کسی دروازے پر سوال کروں، تیرا وصل زر و مال سے بہتر ہے)

اگر سہواً کوئی قادری سرُود و سَماع کے سبب حضوریٔ عشق کے غلبات کی وجہ سے صحو سے سُکر میں آئے تو اس پر تعجب نہ کر کیونکہ اس کے لئے یہ سُرود و سَماع از روئے

www.yabahu.com

نفس و خواہش نہیں ہوتا بلکہ اس سے بھی خدا کی راہ ہاتھ آتی ہے۔ اس پر وہی یقین کرتا ہے جو اسے جانتا ہے۔ بے دِین و بے یقین کو کیا خبر۔

"کُل و جُزو دَر یک حرف بشناس تو
یک ترا بایک برو ہم جستجو" (۳۳)

(ایک ہی حرف میں کُل و جُز کو پہچان لے۔ جستجو میں بھی ایک تجھے ایک تک لے جاتا ہے)

"قادری طریقہ دو طرح کا ہے۔ ایک سَروری قادری، دوسرا زاہدی قادری، سَروَری قادری صاحبِ تصوّر طالب اللہ کو جب اِسم اللہ ذات کے حاضرات کی تعلیم و تلقین سے سرفراز کرتا ہے، پہلے ہی دن اُس کے مراتب اپنے برابر کر دیتا ہے جس سے طالب لَایحتاج اور بے نیاز ہو کر حق پر نظر رکھتا ہے۔ اس کی نگاہ میں سونا اور خاک برابر ہوتے ہیں۔

دوسرا طریقہ زاہدی قادری، بارہ سال اس طرح ریاضت کرے کہ اس کے پیٹ میں کھانا نہ جائے۔ بارہ سال کے بعد حضرت پیر صاحب ——— کی نظر میں جائے۔ پھر وہ مجذوب سالک یا سالکِ مجذوب بنتا ہے لیکن سَروَری قادری محبُوب ہوتا ہے۔" (۳۸)

"پہلے دن ہی اُس کے مراتب اپنے برابر کر دیتا ہے" سے مُراد یہ ہے کہ مُرشدِ کامل اپنی طرف سے توجّہ میں کوئی کمی نہیں کرتا اس کی توجّہ تو ایسی ہی ہوتی ہے کہ وہ اُسے اپنے برابر کر دے۔ مگر آگے اِستعداد اور صَلاحیت اور ظرف پر منحصر ہے کہ کوئی کہاں تک پہنچ پاتا ہے۔ مُرشد کا نُورِ توجّہ سُورج کی روشنی کی طرح ہر جگہ پر چمکتا ہے مگر جگہ کی مَوزُونیت اور اُس کے نشیب و فراز پر منحصر ہے کہ کس قدر رَوشنی اُس کے حِصّہ میں آتی ہے۔

قادری مرشد
اور
قادری طالب

"طریقہ قادری میں ترک و توکل کے اوصاف یک جا ہوتے ہیں۔ مال و تن اور فرزند و جان راہِ خدا میں صرف کیا جاتا ہے۔ قادری عارف باللہ اور فقیر فنا فی اللہ کے یہی مراتب ہیں۔"(۳۹)

"عارف توحید قادری تکلیف اور تقلید سے فارغ ہے۔ قادری اسے کہتے ہیں جو تمام مقامات صرف نظر سے ہی طے کر ڈالے اور جس کا طالب صرف ایک ہی نگاہ میں انتہاء پر جا پہنچے۔ قادری کو یہ توفیق حاصل ہوتی ہے کہ باطن میں قربِ الٰہی سے آواز سُنے۔ جو قادری کے سامنے دَم مارتا ہے وہ بے دِین ہے۔ قادری کا دشمن تین حکمتوں سے خالی نہیں۔ یا ناقص ہے۔ یا نارسیدہ ہے اور یا معرفتِ ربّانی سے اندھا ہے۔ قادری متحملِ اِسمِ ربّانی' عاملِ زِندہ قطب' فانی النفس' صاحبِ اختیارِ لازوال ہوتا ہے خواہ کہے یا نہ کہے۔

باھُوؒ نحس را سعد گرداند ز نظر
نظر' ناظر را بُوَد رُوح الامر

(باھُو نظر سے نحوست کو خوش بختی میں بدل دیتا ہے نظر دیکھنے والے کے لئے گویا رُوح الامَر ہے)

یہ مراتب فقیر کو پہلے دن اِبتداء میں ہی حاصل ہوتے ہیں۔(۴۰)

"سالک کو چاہئے کہ پہلے کامل مرشد کو جو عالِم' عامِل' صاحب شریعت اور قادری سروَری ہو' تلاش کرے اور اس سے دستِ بیعت کرے۔ پھر سلوک کی راہ میں قدم

رکھے کیونکہ قادری طریقہ کی اِبتداء کو بھی کسی طریقے کی اِنتہاء نہیں پہنچ سکتی۔ خواہ ساری عمر ریاضت میں پتھر پر سَر مارا کرے۔ قادری مرشد جامع اور مجمع ہے اور اس کا ظاہر و باطن ذکر و فکر میں مشغول ہوتا ہے اور قادری طریقہ میں اِلاَّ اللّٰہ کی معرفت کی ظاہری اور باطنی اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے اور زندگی میں کُفر اور شرک سے نجات پا کر عارف باللہ ہو جاتا ہے اور محبوب ربانی پیر دستگیر حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت اور برکتوں سے مشرّف ہوتا ہے—— اِسم اللہ کے حاضرات کی باطنی توجہ اور حضوری سے کلمہ طیبہ کا ذکر ضربی اور ذوق اور تصوّر اور تصرّف کی سخاوت قادری طریقہ میں ایک سے دوسرے کو قیامت تک پہنچتی رہے گی اور آفتاب کی طرح دونوں جہان میں اس کی روشنی چمکتی رہے گی اور اس سے فیض حاصل ہوتا رہے گا۔"(۴۱)

"پیر و مُرشد' معظم باعظمت' اہلِ شریعت اور عظیم اور حلیم صِفت ہونا چاہئے یا حکیم صِفت یا کریم صِفت ہو یا بمنزلِ صراطِ مستقیم ہو یا نفس و شیطان پر غالب ہو اور اسے مجلسِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی حضوری حاصل ہو۔ یہ سارے مراتب پیر و مرشد کے ہیں۔ قادری طریق کے پیر میں یہ سارے اوصاف پائے جاتے ہیں۔

"واضح رہے کہ پیر و مرشد ایسا ہونا چاہئے جس کی مجلس میں دائیں طرف وہ عالم موجود ہوں جنہیں حقیقی فنائے نفس حاصل ہو اور ان کے وجود میں حرص و ہوا نہ ہو۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ۔ اللہ بس باقی ہوس۔ اور بائیں ہاتھ وہ اہلِ علم اور اہلِ تصوّف موجود ہوں جن کے قلب روشن ہوں اور فنا فی اللہ ہوں اور پیٹھ کی طرف اہلِ دُنیا ہوں تاکہ اخلاص سے اہلِ دُنیا کی طرف نہ دیکھے۔"(۴۲)

———— جب اِسم اللہ ذات کا تصوّر آتا ہے تو اِسم اللہ کے چار حرف سے چار دریا توکّل' ترک اور توحید کے پیدا ہوتے ہیں۔ جو اِن دریاؤں کی غلامی کرتا .

ہے وہ فقیر عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے مراتب ضرب، قدرت، قوت، نور الہدیٰ قادری کو حاصل ہوتے ہیں۔

قادری صاحب ادب راسخ یقیں ۔۔۔ قادری از عین رحمت راز بیں
قادری صاحب نظر، صاحب کرم ۔۔۔ با حیا و قادری اہل از شرم
قادری را شیر نر، روبہ نظر ۔۔۔ با نظر ہرگز نہ بیند سیم و زر(۴۳)

(قادری صاحبِ ادب اور پختہ یقین کا مالک ہوتا ہے۔ قادری عین رحمت سے راز بیں ہوتا ہے۔ قادری صاحبِ نظر اور صاحبِ کرم ہوتا ہے۔ قادری با حیا اور اہلِ شرم ہوتا ہے۔ قادری کے سامنے شیر نر بھی لومڑی کی مانند ہے وہ کبھی سونے چاندی پر نظر نہیں ڈالتا)

"جو کامل قادری ہے اُسے معرفتِ الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ ہر ایک بات میں کامل ہوتا ہے۔ اسے ریاضت و محنت وغیرہ کی حاجت نہیں ہوتی۔ وہ تقلید اور دکان پریشان کو چھوڑ دیتا ہے اور ذاتِ الٰہی میں مستغرق رہتا ہے اسے ناقص تقلید سے نجات ہو جاتی ہے۔ کامل قادری کیلئے حیات و ممات یکساں ہو جاتی ہے۔"(۴۴)

❁

"گو اصل میں نصیبہ دینے والا اور رد کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ قادری مرشد کا وسیلہ حضوری میں لا کر اس پر (طالبِ حق پر) منکشف کر دیتا ہے۔ یہ باطنی راہ باتوں سے حاصل نہیں ہوتی اور نہ ہی بیان ہو سکتی ہے۔ یہ دیکھنے اور پہنچنے سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ غرق فی النور ہونے سے ہاتھ آتی ہے اور تکلیف و تقلید سے فارغ ہے:

مردِ مرشد با نظر برد حضور
با نظر ناظر کند در غرقِ نور
اہلِ نظر منظور با قربش حضور
نظر ناظر آفتابش شد طہور

(مردِ کامل مرشد اپنی نظر سے مرید کو حضوریِ حق میں لے جاتا ہے اور وہ اپنی نظر کی قوت سے اس کو بھی ناظرِ حق بنا کر غرقِ نور کر دیتا ہے۔ اہلِ نظر اس کی قربت کے

حضور سے منظورِ نظر ہو جاتا ہے اور اس دیکھنے والے کی نظر میں آفتاب وحدتِ الٰہی کا مشاہدہ ہونے لگتا ہے)

"قادری ناظر اُس شخص کو کہتے ہیں جو طالب کے وجود کو اس طرح پاک کر دے جیسے پانی ناپاک کپڑے کو کر دیتا ہے اور ساتھ ہی طالب کا حوصلہ وسیع اور پختہ کر دے نیز طالب پر اس قدر نوازش فرمائے کہ اُس کا مرتبہ اپنے مرتبے سے ہزارہا منزل ومقامات آگے بڑھا دے۔"(۴۵)

❁

"قادری مرشد کے ہر دو جہان جن و انس تابع و غلام ہیں۔"(۴۶)

❁

"واضح رہے کہ تمام ترک و توکل، تمام ذکر و وصل، تمام دعوت بے رجعت و لازوال اور تمام ابتداء و انتہاء اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حاضرات سے ایک لحظہ کے اندر حاصل ہوتی ہے اور یہ باتیں کامل سروری قادری مرشد سے پہلے ہی دن پہلے ہی سبق میں حاصل ہو جاتی ہیں۔ یہ کمل اسے قادری ہونے کے سبب حاصل ہوتا ہے جو قادری کسی اور طریقہ کی طرف رجوع کرے گا وہ گمراہ، گنہگار اور بے برکت ہے۔

عزیز یکہ از در کش سر بتافت
ہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

(جس عزیز نے اس کی درگاہ سے سر اٹھایا، پھر جس دروازے پر بھی گیا، کچھ عزت نہ پائی)

❁

——— اور یہ مراتب بھی سروری قادری کے ہیں۔ جس شخص کو اول خاتم النبیین، رسول رب العالمین نواز دیتے ہیں، پھر باطن میں حوالہ حضرت شاہ محی الدین عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہٗ کرتے ہیں اور حضرت پیر اُس کو نوازتے ہیں اور اپنے

www.yabahu.com

آپ سے دُور نہیں کرتے۔

"اور سَروَری قادری کے چار خطاب ہیں۔ چنانچہ سَروَری قادری کو صِدیق باطن صَفا ہمیشہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں رہنے والا کہتے ہیں اور صاحبِ توجّہ طےَ فی الدّارین غرق مع اللہ کہتے ہیں اور مشاہدہ بین حق الیقین قوت القویٰ بھی کہتے ہیں اور صاحبِ سرائرَ اور نظرنظارہ برشیر نرَسوار بھی کہتے ہیں۔

"اور سروری قادری کے طالب کو ایک نظر میں مطلب پر پہنچا دیتا ہے اور مجلس رسول اللہ میں موجود کر دیتا ہے اور نظر سے توحید میں غرق کر دیتا ہے۔

"مرشد لائق ارشاد وہ ہے جس کسی کو حکم خدا تعالیٰ سے اور اجازت محمد مصطفیٰ سے اور رخصت پیر دستگیر سے ہو۔ اس کی تلقین سے طالب صاحبِ یقین مشاہدہ میں ہے اور جو بے حکم خدا اور بلا اجازت حضرت محمد مصطفیٰ اور بے رخصت پیر دستگیر تلقین کرے اس کا طالب اہلِ بدعَت' صاحبِ سُرود' حسُن پرست اور ہَوائے نفس میں غَرق اور خودُ مَست اور مغرُور ذِلّت و شرمندگی و رُوسیاہی کے ساتھ قیامت کے دِن اُٹھے گا۔ نعوذ باللہ منہا۔"(۴۹)

"واضح رہے کہ تُو کامل قادری سے اِبتداء میں انتہاء کو طلب کر کیونکہ حضور ابتداء بھی ہے' ذِکر کے مراتب با رجعت و زوال ہیں۔ فِکر کے مراتب خام خیالی ہے۔ مذکور کے مراتب نامنظور ہیں۔ اِلہام کے مراتب ناتمام ہیں۔ حضوُر کے مَراتب بھی دُور ہیں۔ مشاہدہ کے مراتب نفسانی خواہشات میں داخل ہیں جب تک ان مراتب سے (طالب) گزر نہیں جاتا' نُورِ الٰہی میں مستغرق نہیں ہوتا۔ جب تک انسان اِذَا تَمَّ الفَقرُ فَھُوَ اللّٰہ (جب فقر اِنتہائی مَرتبے کو پہنچ جاتا ہے تو وہی اللہ ہے) کی پہچان نہیں کرتا' اس کے لئے یکتا و غنی ہونا مشکل ہے۔"(۵۰)

حضرت سُلطان العارفین سُلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ جب اپنے مشاہدات اور اپنی رُوحانی واردات کے لئے علمِ تصوّف میں موزوں تراکیب' الفاظ اور مُصطلحات نہیں پاتے تو پھر وہ خود انہیں وضع کرتے ہیں اور ان کا سمجھنا اور ان کا ترجمہ کرنا تک مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اکثر ایسا ہوا کہ مترجمین نے ترجمہ کرتے ہوئے انہیں ہُو بہُو نقل کر دیا اور

باقی کام شارحین یا مُعلّمین پر چھوڑ دیا ہے۔ ان مُصطلحات کو ملاحظہ فرمایئے:

۱۔ "صاحبِ توجّہ طےَ فی الدّارین غرَق مَعَ اللہ": ایسا بزرگ فقیر جس کی باطنی توجہ دونوں جہان میں یعنی زِندوں اور مُردوں دونوں کے لئے یکساں کام کرے۔ جیسے رِسالہ رُوحی میں فرمایا "چہ زِندہ و چہ مُردہ"۔ اور ساتھ ہی اللہ کی یاد میں ہمیشہ مُستغرق رہے۔

۲۔ "مُشاہدہ بِین' حقّ الیقین قُوّت القویٰ": اسے حق الیقین کا مُرتبہ مشاہدے کے ذریعے حاصل ہو اور وہ رُوحانی قوت بخشنے والا ہو۔ صوفیاء نے ایسے مَردِ کامل کو نُور بخش' مَستی بخش اور گنج بخش کہا ہے۔

۳۔ "صاحبِ سَرائرَ": روُحانیت کے ایسے بھید اس پر ظاہر ہوں جو کسی اور پر پہلے نہیں کھلے اور وہ جانتا ہو کہ کون سا بھید ظاہر کرنا ہے اور کس کا اخفا ضروری ہے۔

۴۔ "نظر نظارہ بر شیرِ نرَ سَوار": حالات زمانہ ظاہر و باطن میں شیرِ نرُ کی طرح ہیں۔ ان میں وہ تصرّف رکھتا ہو تو گویا وہ شیر نرَ پر سوار ہے۔ اور دوسروں کو ان کے ظاہر و باطن میں ایسا نظارہ دکھا بھی سکے یعنی وہ جان لیں کہ یہ صاحب الرّحمٰن اور صاحبِ امَر ہے۔

۵۔ "اَذَا تَمَّ الفَقرُ فَھُوَ اللّٰہ": یعنی جب درویش منزلِ فقر تک پہنچ گیا تو وہ اللہ تک پہنچ گیا' وہی اللہ ہے یا وہیں اللہ ہے' ایک ہی بات ہے۔

"ذاکر ہمیشہ نفس پر غالب اور قلندر صفت ہوتے ہیں جو ملکِ سُلیمانی اور سلطنتِ سکندر سے بہتر ہے۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ نفس اس کا فرمانبردار ہو جائے خواہ وہ چرَب و مرغن کھانے کھائے اور زَرّیں اور اطلس کا لباس پہنے اور یہ کہ دنیا سے محفوظ رہے' شیطان سے بچا رہے اور خناس خرطوم وَسوسہ' وُہمات' خطرات بالکل نیست و نابود ہو جائیں تو اسے اسم اللہ ذات کے تصور کی مشق دِل میں کرنی چاہیئے۔ ایسا کرنے سے بے شک دل غنی ہو جائے گا اور مجلسِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائمی طور پر حاصل ہو جائے گی۔ جو شخص اسم اللہ ذات کی مشق کرتا ہے وہ خونِ جگر پیتا ہے ہر روز

www.yabahu.com

لاغر ہو جاتا ہے اس کی آنکھوں سے روتے روتے خون نکلتا ہے۔ اس کی جان کباب ہو جاتی ہے۔ بعض کو اسم اللہ ذات کی مشق سے تپ ہو جاتا ہے اور وہ اسم اللہ ذات کی گرمی سے جل کر مرجاتے ہیں اگر نہ مریں تو نفس پر حاکم اور روشن ضمیر ہو جاتے ہیں۔ یہ تمام کمالیت اس کاملِ مکمل اکمل سروری قادری مرشد سے حاصل ہوتی ہے۔ جو شیرِ نر پر سوار ہوتا ہے۔ باقی تمام لومڑیاں ہیں۔ لومڑی کی کیا بساط کہ شیر کا مقابلہ کرسکے۔ تمام طریقوں کی انتہاء قادری طریق کو نہیں پہنچ سکتی۔ خواہ ساری عمر ریاضت میں پتھر پر سر پٹکتا رہے۔ سروری قادری مرشد ظاہر و باطن کا جامع ہے۔"(۵۱)

"واضح رہے کہ جو قادری ہو کر کسی دوسرے صاحبِ طریقہ سے رجوع کرے گا وہ بے برکت اور گنہگار ہوگا اور اس کے مراتب سلب کئے جائیں گے لیکن سالک مرشد پکڑنا ضرور ہے جو شغل مرشد کی رہنمائی کے بغیر کیا جائے اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اور نہ ہی سالک اس سے کسی مرتبہ پر پہنچتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ (اے ایمان والو' اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو)"(۵۲)

"با حضوری قادری را ابتداء
انتہائے قادری بیند لقاء"(۵۳)

(قادری کی ابتداء حضوری سے ہوتی ہے اور قادری کی انتہا اللہ کا دائمی دیدار ہے)

"فقیر قادری ایک قدرت خداوندی کا نشان ہے۔ ہمیشہ واصل باللہ رہتا ہے ہر وقت خونِ جگر کھاتا اور ذکر الٰہی میں مستغرق رہتا ہے۔ وہ ہروقت عرش عظیم کی سیر میں مشغول رہتا ہے اور تمام درجات معرفت اسے ہروقت حاصل رہتے ہیں۔ ازل سے ابد تک سب اس کے قدموں کے نیچے ہوتا ہے۔ جو شخص ان کا مرید ہوا اسے کوئی غم نہیں۔ جو کوئی میراں محبوبِ سبحانی کا مرید بنا' پہلے ہی ان سے حضرت بایزید رحمتہ اللہ

علیہ کے سے درجاتِ عالیہ حاصل ہوتے ہیں۔"(۵۴)

یہاں بھی اشارہ فرما رہے ہیں کہ ایسے فقیر قادری وہ خود بھی ہیں۔

صاحبِ طریقہ قادریہ کے تین نشان ہیں۔

اول یہ کہ تصور برزخ اسم اللہ اور ذکر اللہ سے اس کا دل غنی ہوتا ہے دوم یہ کہ صاحبِ مقام قادری کو اللہ تعالیٰ اتنی قوت عطا کرتا ہے کہ وہ طالب اللہ کو ایک نظر میں ابتداء سے انتہا مقام معرفت طے کراتا ہے۔ اس مرتبے والے سے جو کوئی حسد کرتا ہے دونوں جہان میں خراب ہوتا ہے۔ سوم یہ کہ صاحبِ مرتبہ قادری دونوں جہان کے مشاہدہ سے سیر چشم ہوتا ہے۔

طریقہء مرشدی قادری کی یہ صفت ہے کہ جسے چاہے ایک روز میں اپنے مرتبہ پر پہنچا دے۔ قادری قدرت سے ہے جس کے معنی قوت کے ہیں جسے یہ قوت نہ ہو اسے قادری نہ کہنا چاہئے۔"

مزید فرمایا:

"مگرہاں قادری تین قسم پر ہیں' ایک قادری صاحب معرفت آواز کلام الٰہی مثلاً کلام اللہ اور ذکر جہری لا اِلٰہ اِلا اللہ محمد رسول اللہ دوم قادری صاحبِ نماز معرفت الٰہی کہ ذکر خفی و غرق و استغراق سے حاصل ہوتی ہے۔ سوم قادری صاحبِ معرفتِ رازِ الٰہی' صاحبِ مشاہدہ حق الیقین' صاحبِ مستی حال و احوال' صاحبِ غرق و نورِ مجلسِ محمدی' صاحبِ حضور بظاہر خانہ ویران اور درحقیقت معمور' لب بستہ' خاموش از قیل و قال' صاحبِ حال و احوال لازوال' صاحبِ فقر فنا فی اللہ' بقا باللہ' مصداق قولہ تعالیٰ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (بے شک اولیاء اللہ پر کوئی رنج و غم نہیں)"(۵۵)

ان اقتباسات میں جس مقام کا ذکر ہے وہ صرف سلطان العارفین سلطان باھوؒ جیسے عالی مرتبت فقیر کامل کو ہی حاصل ہو سکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ انہی کے لئے مخصوص ہو۔ عمومی انداز میں اس لئے ذکر فرمایا کہ امکانات کا دروازہ تو ولایت میں ہر

www.yabahu.com

وقت ہر ایک کے لئے کُھلا ہے۔ آگے اللہ کی عِنایت پر منحصر ہے کہ وہ کس کو کب اور کہاں ان مقامات سے نوازتا ہے۔

"لاکھوں طالب علموں اور مُرشدوں میں سے صِرف ایک شخص سَروَری جامع قادری ایسا ہوتا ہے جو ہمیشہ وحدت الہٰی میں غرق اور مجلسِ مُحمّدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر اور حضرت عبدالقادر جِیلانیؒ کا ملازم و غلام ہو۔"(۵۶)

یہ "ایک شخص" وہی ہوتا ہے جس کا ذکر حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ یعنی جس کے قلب پر اُویسی طَریق سے طریقہء قادریہ نئے سِرے سے القاء ہو رہا ہوتا ہے —— جیسے سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ خود تھے۔

"—— قادری کی اِبتداء یہ ہے کہ قربِ حقّ کی وجہ سے عرش سے تحت الثرٰی تک کا تماشہ اپنے پاؤں تلے دیکھے اور ہر طبقے کی سیر اُڑ کر کرے یہ مراتب سَروری اور قادری طالب کے ادنیٰ مراتب ہیں۔

"سَروری قادری طالب وہ ہے جو ظاہر میں عامل اور باطن میں کامل ہو۔ ظاہر میں عامل وہ ہے جو تمام جزوی و کلی علوم سے واقف ہو اور باطن میں کامل وہ شخص ہے جو دل، رُوح اور سِرّ کی آنکھوں سے اِسرار الہٰی کی معرفت کا صاف مشاہدہ کرے۔ نیز قدرت سبحانی کے کُل و جُزو اور کونین و لامکان کو دیکھے۔"(۵۷)

"طریقہ قادریہ کا یہ پہلا سبق ہے کہ ہر طریقہ کو ابتداء سے انتہاء تک ایک نظر میں حاصل کرتا ہے اور تصور اِسم اَللہ اور ضَرب لَا اِلٰہَ اِلا اللہ اور توجہ باطنی سے معرفت الہٰی اور مجلس محمدیؐ میں غرق ہوتا ہے جو مرشد کہ یہ سبق نہیں پڑھاتا' وہ طالب کو نہ معرفت الہٰی میں غرق کرسکتا ہے اور نہ اسے مجلس محمدیؐ میں پہنچا سکتا ہے کیونکہ وہ طریقہ قادریہ میں کامل نہیں ہے۔ اس کی مستی و حال محض خام خیالی ہے۔ صاحبِ

طریقہ قادری ہمیشہ نُورِ معرفت اِلٰہی میں غرق رہتا ہے —— وِصال بھی دو قسم پر ہے۔ ایک وصال ہے کہ جو تجلّیِ اِلہام سے ہو اور دوسرا وِصال غرق و تمام و کامل۔ جو مرشد کہ طالبوں کو ان مراتب پر نہیں پہنچا سکتا اور غوث و قطب پر اسے غالب نہیں کرسکتا۔ وہ طریقہ قادری سے نہیں وہ روزِ ازل کی کیا شرح کرسکتا ہے اور کُل مخلوقات کو درجہ بدرجہ کیا پہچان سکتا ہے۔

جائے کہ مَن رَسیدم اِمکان نہ ہیچ کَس رَا
شہبازِ لَا مَکانم آنجا نہ جَا مَگس را
لوَح و قلم و کُرسی کونین رَاہ نیابد
افُرشتہ ہم نگنجد آنجانَہ جَا ہَوَس را

(جہاں میں پہنچا ہوں' ہر ایک نہیں پہنچ سکتا۔ میں تو لامکان کا شہباز ہوں۔ وہاں مکھی کو جگہ نہیں ملتی

وہاں لوح و قلم غرضیکہ دونوں جہانوں کا دخل نہیں ہے۔ فرشتے کی بھی گنجائش نہیں۔ ہَوا و ہوَس کی وہاں پہنچ نہیں)"(۵۸)

حضرت سُلطان العارفین سُلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی اس قسم کی تحریروں کے مطالعہ سے باسانی یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ جہاں وہ بظاہر طریقہء قادریہ کے مرشد کامل کے عمومی اوصاف بیان کر رہے ہیں' وہاں یہ بتانا بھی مقصود ہے کہ بحیثیت مرشد وہ خود ان اوصاف کے حامل ہیں۔ اپنے کوائف کے اظہار کے لئے انہوں نے یہ پیرایہ اختیار کیا ہے تاکہ جسے سمجھنا ہو۔ وہ خود سمجھ جائے۔

واضح ہو کہ عالم فاضل اور شیخ و مَشائخ' غوَث' قُطب اور دُرویش کہلانا آسان کام ہے۔ لیکن حقیقی مومن مسلمان بننا نہایت مشکل اور دشوار کام ہے۔ صاحبِ طریقہء قادری اصلی مومن' مسلمان' صاحبِ سنّت والجماعت' اہلِ مذہب' پاک حَنفی اور دوست دارِ چار یار ہے۔ بہ باطن شرابِ اَلَسَت سے مَست اور ظاہر شریعت میں ہوشیار ہوتا ہے۔"(۵۹)

"حقیقی مستی کو پہنچنا بہت مشکل اور دشوار کام ہے۔ اصل مستی تصور اسم اللہ ذات ہے۔ بالیقین با اعتبار حاصل ہوتی ہے۔ مست اہلِ اَلست کو وِرد و وظائف، ذکر، فکر، مراقبہ وغیرہ سے کیا کام۔ مست کا سر سے لے کر قدم تک ہفت اندام سراسر نور ہوتا ہے اور مست کی ہر بات جواب سوال اللہ کی طرف سے مثل القاء ہوا کرتی ہے۔

مَن مَست محرم عارِفم اہل از کرم
مَست را نَباشد ہیچ غم

(مَیں مَست، محرمِ راز، عارف اور اہلِ کرم میں سے ہوں۔ مَست فقیر کو کچھ غم نہیں ہوتا)

"ایسے مَست فقیر، نَفس پر امیر، طریقہء قادریہ میں پائے جاتے ہیں دیگر خانوادوں کے فقیر اس مستی کو نہیں پہنچ سکتے۔ فقیر مَست تجلّی پیوست کی آنکھ کو دن رات کسی وقت نیند نہیں آتی کیونکہ اس کی دونوں آنکھیں ہر وقت نُورِ تجلّی سے چراغ کی طرح شعلہ زَن رہتی ہیں۔ یہ مراتب مُنتہی فقیر صاحبِ معرفت وصال اللہ عاشقِ روزِ الست کے ہیں۔"(۴۰)

"قادری را قُربِ حقّ باشد عَطا
شُد مُشرَف رُوح با شَرفِ لقاء
ہر طریقہ خاک پایَش شُد غلام
یافت مَنصب با ولایت ہر کدام
شاہ عَبدالقادر است راہبر خدا
حَسن و حسُین نُورِ چَشم مُصطفیٰ
سیّد آں والی وِلایت مُرتضیٰ
یَوم الحشر شُد شاہ میراں پیشوا

باھوؒ شُد مُریدش لاَ یریدش لاَ یُرید
ہر مُریدش قادری چوں بایَزید"(۴۱)

(قادری کو قُربِ حقّ عطا ہوتا ہے۔ اس کی رُوح دِیدارِ الٰہی کے شرف سے مُشرّف ہوتی ہے۔ ہر طریقہ اس کی خاکِ پا اور غلام ہے۔ ہر ایک نے ولایت کا منصب یہاں سے پایا۔ شاہ عبدالقادر رضی اللہ عنہ خدا کی طرف لے جانے والے ہیں۔ آلِ حسَن علیہ السلام و حسُین علیہ السلام اور نورِ چشم مُصطفیٰ ﷺ ہیں۔ وہ سردار ہیں اور علی المرتضیٰ علیہ السلام کی ولایت کے والی ہیں۔ یوم حشر کو "شاہ میراں" پیشوا ہوں گے۔ باھوؒ ان کا مُرید لا یرید ہوا۔ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا ہر قادری مُرید بایزید کا رتبہ رکھتا ہے)

"واضح رہے کہ طریقہ قادری میں طالب طلبِ حقّ میں ہیں خواہ انہیں حضوری معرفت نہ ہی نصیب ہو، خواہ طالب بے نصیب ہی ہو۔ پھر بھی اسے اس طریقہ میں آنا چاہئے کیونکہ قادری دریائے معرفت میں غوطہ لگاتا ہے تو عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ اگر قادری طریقہ کا مرید کسی دوسرے طریقہ میں چلا جائے تو خواہ بانصیب ہی ہو تو بھی بے نصیب اور مردہ ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے قادری کو قادری سے فتح حاصل ہے۔ قادری کیلئے دوسروں کی طرف رجوع گناہ بلکہ گمراہی کے برابر ہے۔ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن ذٰلِکَ۔

"قادری صاحب قربُ عارف خدا
قادری دائم بحاضر مُصطفیٰ"(۴۲)

(قادری خدا کا قُرب رکھنے والا اور اسے پہچاننے والا ہوتا ہے۔ قادری ہمیشہ مجلسِ مصطفیٰ (ﷺ) میں حاضر ہوتا ہے)

"جسے طریق قادری کی مشق حاصل نہیں اسے معشوقی اور محبوبی کا طریقہ کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ مشق وجود میں وہی عمل کرتی ہے جو سیاہی کاغذ پر۔ طریقہ قادری کی دو قسمیں ہیں۔ اول کامِل، مکمل، اکمل، نورُ الہدیٰ، عارف باللہ، زِندہ قلب، فانی نفس،

www.yabahu.com

سروری قادری' دوم زاہدی قادری' جب یہ سب کچھ ایک میں جمع ہو تو اسے جامع الجمعیت جوہر قادری کہتے ہیں۔"

"صاحبِ دِل کا دِل زندہ ہوتا ہے اور قالب مُردہ اور اسے ہر حقیقت حضور سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ مراتب سرُوَری قادری کو نصیب ہوتے ہیں کیونکہ وہ تارک' فارغ' لایحتاج' بے طمع اور بے ریا ہوتا ہے اور قادری سروری کے علاوہ کوئی اور شخص اس بات کا دعویٰ کرے تو وہ غلطی پر ہے اور محض حِرص و ہُوس اور ہُوائے نفسانی کے طور پر کہتا ہے۔ علم قلب لدّنی حضور الٰہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اَللّٰہ بَس' باقی ہَوَس۔" (۶۳)

"تارک و فارغ ز دُنیا قادری
ہمدم و ہم نفس صحبت' با نبی
ہر کرا باور نباشد رُو سیاہ
قادری را قرُب دائم با اِللہ

(قادری فقیر دنیا سے تارک اور فارغ ہوتے ہیں اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمدم و ہم صحبت ہوتے ہیں۔ جس کسی کو اس کا یقین نہ ہو' وہ روسیاہ ہے۔ قادری درویش تو ہمیشہ قرب الٰہی میں رہتا ہے)" (۶۴)

"جو عالم باللہ اِسم محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہوتا ہے وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کا منظور نظر ہوتا ہے۔ ایسا شخص عالم بھی ہوتا ہے اور عامل بھی اور فقیر کامل بھی اور حضرت شاہ عبدالقادر قدس اللہ سرہ العزیز کا منظور نظر لاریب مرید ہوتا ہے۔

"حضرت شاہ جیلانی قدس اللہ سرہٗ العزیز کا ناقص مرید بھی غوث سے بڑھ کر ہوتا

ہے کیونکہ وہ ہمیشہ اپنے پیر کے مدِّنظر رہتا ہے۔

"باھوُ شُد مرُیدش' از غلامان خاک پا
آں خاک شُد سرُمہ چشم رُوشن نما" (۶۵)

(باھوؒ اس کا مرید ہو کر اس کے غلامان خاک پا میں شمار ہوا (لیکن) وہ خاک سرمہ بن کر جس آنکھ میں گئی وہ روشن نما ہو گئی)

"طالب مرید قادری کو دوسرے طریقوں سے تلقین ارشاد کرنا مطلق گناہ ہے کیونکہ دوسرے طریقوں والے اگر تمام عمر رنج و ریاضت سے سر پتھر پر مارتے رہیں ہرگز طریقہ قادری کی ابتداء کو بھی نہیں پہنچ سکتے کیونکہ مجاہدہ مرتبہ مزدور ہے اور مبتدی قادری کا مرتبہ قرب و مشاہدۂ حضور ہے۔ عامل' کامل' اہل دعوت پڑھتا ہے کہ ہر آفت اور رجعت سے سلامت رہتا ہے۔"

نیز فرمایا:

"کامل قادری کو قلب کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ اول قلب سلیم اور پھر تجلّی تسلیم' پھر آواز کن اور آواز کن سے علِم غیبی لاریبی اور اِسرار و اِرادات وغیرہ اِسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتے ہیں اور ماضی' حال اور مستقبل کے حالات کا الہام ہوتا ہے اور آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک کے تمام حالات معلوم و منکشف ہوتے ہیں اور تصور و تصرف میں آتے ہیں ——

"نیز قادری کو قوتِ قلب' تصرّف علِم تعبیر' باطنی تصرّف' عِلم معرفتِ الٰہی با تاثیر' نیز قلب ظاہر شریعت' قوتّ دِین' قوتِ باطنی' نیز قرُب مع اللہ تا قیامت اور مراتب فنا فی اللہ ' بقا باللہ نصیب ہوتے ہیں۔ پس جب قادری جذب جلالیت میں آتا ہے تو اس کی ظاہری صورت ہاتھی اور شیر کی طرح معلوم ہوتی ہے اور رُعب و جلال ٹپکتا ہے۔ چنانچہ لوگ اس کی شکل دیکھ کر حیران و خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔ سُلطان بایزید بسطامی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ تیس سال تک میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم سخن رہا اور خلقت یہی جانتی رہی کہ میں ان سے باتیں کرتا ہوں۔ قادری کو ابتداء ہی میں یہ

قوت حاصل ہوتی ہے اور اسے اَلَست کی کُنہ معلوم ہوتی ہے۔ جب صاحبِ قلب قادری دونوں لب ہلاتا ہے تو ظاہر میں لوگوں سے باتیں کرتا ہے اور باطن میں اللہ تعالیٰ سے ہم سخن ہوتا ہے۔ ساتھ ہی اولیاء' انبیاء اور مومن اور مسلمان کی رُوحوں سے ہم سخن ہوتا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے ہمراہ بھی رہتا ہے اور تمام فرشتوں سے ہم سخن ہوتا ہے۔ یہ قال کے مراتب ہیں جب قال سے گزرتا ہے تو حال سے مشرف ہوتا ہے اور ذکر و فکر سے گزر کر مقام فنا فی اللہ' فی التوحید' تجرید تفرید' فنا فی النور' اور شرف دیدار اور رویت ربی میں مستغرق ہوجاتا ہے اور یہ بات اسے خواب اور مراقبہ میں نصیب ہوتی ہے۔ نیز مُوْتُوْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْ والی مَوت مرتا ہے۔"(۶۶)

"------ خُدا نہ کرے کہ قادری مرید اپنے طریقوں کو چھوڑ کر کسی اور طریقہ میں داخل ہو' قادری مرید ہر طریقے پر غالب ہوتا ہے۔

مَن مُریدم شاہ میراں محیؔ الدین
خاک بَر سَر منکرانِ بے یقین(۶۷)

(میں شاہ میراں محی الدین کا مُرید ہوں۔ جو بے یقین اس بات کے منکر ہیں ان کے سر پر خاک!)

"مجھے ان بے وقوف لوگوں پر تعجب آتا ہے جو کہتے ہیں کہ مجھے دین و دنیا دونوں عطا ہوئی ہیں۔ یاد رکھو! یہ شیطانی مکر و فریب اور حیلہ ہے اور کہنے والا محض اپنے نفس کی خاطر کہتا ہے۔ دین اور دنیا صرف مُرید قادری کو عطا ہوتی ہیں جو دونوں جہان کا حاکم ہوتا ہے۔ لَنْ تَنَالُو الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْ مِمَّا تُحِبُّوْنَ (تم اُس وقت تک نیکی حاصل نہیں کرسکو گے جب تک اپنی محبوب چیز میں سے خرچ نہ کرو گے)------ جس کے قبضے میں تمام الٰہی غیبی خزانے ہیں اور جسے عنایت' ہدایت' ولایت اور عنایتِ دل حاصل

www.yabahu.com

ہے اور جو دائمی طور پر مجلسِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہے------ بدبخت لوگ ان قادری مراتب کو کیا جانیں!

فقر گنج از گنج' گنجے بے شمار
فقر با اخلاص صِدق و اِعتبار"(۶۸)

(فقر خزانوں میں سے ایک خزانہ اور بے شمار خزانہ ہے۔ فقر اخلاص' صِدق اور یقین کا مقام ہے)

"------ تمام اذکار مُرشد کامل جو سروری قادری اور جامع ہے اسم اللہ ذات کے تصوّر و تصرّف سے طالب کو پہلے روز تلقین کرتا ہے جس کے پڑھنے سے تمام مقامات اور مخفی خزانے اس پر منکشف ہو جاتے ہیں کسی طریقہ کی انتہاء بھی قادری طریقہ کی ابتداء کی برابری نہیں کرسکتی خواہ ریاضت میں پتھروں پر سر مارے۔

"دوسرے طریقے بمنزلہ چراغ ہیں۔ جسے نفسانی' شیطانی' دنیاوی آفتوں اور بَلاؤں کی ہَوا بجھا سکتی ہے لیکن قادری طریقہ آفتاب کی طرح روشن ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اس طریقہ کو مخالف ہَواؤں کا ڈر نہیں۔ اگر کوئی شخص دوسرے طریقوں کی نسبت یہ کہے کہ

چراغِ مُقبلاں ہرگز نمیرد
اگر گیتی سَراسر باد گیرد

(مقبولوں کے چراغ نہیں بجھتے خواہ دُنیا بھر کی ہُوا چلے)

تو اُس کا جواب یہ ہے:

چراغ را چہ حاجت' آفتابم
چراغ را بتابش کُشتہ سازم

(چراغ کی کیا حاجت؟ میں تو آفتاب ہوں۔ چراغ کو میں اپنی تابش سے بجھا سکتا ہوں)

اگر کوئی شخص دوسرے طریقوں کی نسبت یہ کہے:

چراغ را کہ ایزد بر فروزد

هر آنکس تُف کُند ریشش بسُوزد

(ایسے چراغ پر جسے خُدا جلائے کوئی اگر پھونک مارے' اُس کی داڑھی جل جائے گی)

تو اس کا جواب مصنف کی طرف سے یہ ہے:

مَرا دَادست ایزد ایں فتوّت
کہ رِیشم را نگہدارد بقوت

(مجھے خُدا نے یہ مَردانگی عطا کی ہے کہ وہ اپنی قوت سے میری داڑھی کی حفاظت کرتا ہے)

طریقہ قادری کے طالب کی انتہاء یہ ہے کہ ذِکر مذکور الہام ہو جاتا ہے۔ فنا فی اللہ ہو کر نوُر بن جاتا ہے:

ذِکر را بگذار و بگذار قلب — تاترُا حاصل شود ربّ
قادری را ایں مراتب با حضوُر — قادری خاص است خاص الخاص نوُر
شُد مُریدم قادری روزش اَزل — ایں طریقہ فیض رحمت حق دخل
ہر کہ منکر ایں طریقہ' رُوسیاہ — رافضی زِندیق شُد' دُشمن اِلٰہ

قادری را می شناسد بُا نظر
ہمچوُ زرگر مے شناسد سیم و زر(۴۹)

(ذکر سے گذر جا' قلب سے بھی گذر جا تاکہ تجھے ربّ حاصل ہو! قادری کو یہ مراتب حضوری کے ساتھ حاصل ہوتے ہیں قادری خاص اور خاص الخاص نور ہے۔ میں روز ازل سے قادری مرید ہوں۔ اس طریقہ میں رحمت حق داخل ہو کر فیض پہنچاتی ہے۔ جو اس طریقہ کا منکر ہے وہ روسیاہ ہے۔ وہ رافضی ہے' زندیق ہے اور دشمن خدا ہے! اگر کوئی قادری ہو تو باھو اسے دیکھتے ہی پہچان لیتا ہے جیسے زرگر سونے اور چاندی کو پَرکھ لیتا ہے)

"مُرید قادری کو پانچ باتوفیق طریقے نصیب ہوتے ہیں۔ اول اُویسی کہ اسے ظاہری مرشد کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کو تلمیذ الرّحمٰن یعنی اللہ تعالیٰ کا شاگرد کہتے ہیں۔ ایسا شخص نفس پر امیر فانی فی اللہ' فقیر غالب اولیاء اللہ اور ہمیشہ توحید میں مستغرق رہتا

ہے۔

"دوسرے تَلمیذ النّبی عارف باللہ قادری ہوتا ہے۔ تیسرے سَروَری قادری ولی اللہ ہوتا ہے۔ چوتھے قادری سَروَری قطب الاقطاب' غوث بے حجاب' خلق اللہ رہنما' صاحب ارشاد جاودانی' کامل' مکمل' اکمل' جامع نُور الہدیٰ اور فنا فی اللہ ہوتا ہے۔ پانچویں صاحبِ وِرد' صاحبِ تلاوت' قائم اللیل' صائم الدہر' صاحب ذکر جہر اور ہمیشہ نفس پر غلب و قاہر ہوتا ہے۔ جو شخص چاروں پردوں اور بتیس مراتب میں رہتا ہے اسے شیطان ان پردوں اور مراتب میں خراب کرتا ہے اور جو ان سے گذر جاتا ہے وہ فقیر فی اللہ' نفس پر امیر اور نُور بن جاتا ہے اور حجاب ازَل سے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ اور قَالُوْ بَلٰی کی آواز سنتا ہے۔ نورِ ذات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ حضوریِ راز دیکھتا ہے اور ما سویٰ اللہ کی طرف نگاہ نہیں کرتا جس طرح وہ تَرک' توَکل اور توحید کے ذریعہ دنیاوی حجابوں سے نکلتا ہے اسی طرح وہ بلا حساب و بلا عذاب ابد کے پردوں سے نکل جاتا ہے اور دیدارِ الٰہی کرتا ہے۔ پھر فیض حق اور فرحت روح اس طرح ہوتی ہے کہ اس کا نفس مُر جاتا ہے۔ قلب زندہ ہو جاتا ہے اور مشاہدہ اسرار کی قوت اس میں آ جاتی ہے۔ فقیر حقیقی' تحقیقی' صِدیقی' تصدیق بحق رفیق' جوہرِ نُور' منظورِ نظرِ الٰہی اور حاضرِ مجلسِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے۔

فقَر در ذات است شُد در ذات نُور
ہر کہ بیند رُوئے فقرش شُد غفور
می شناسد ذات' ذاتِ از نظر
خوش نیاید فقَر را ایں سیم و زَر

(فقرَ ذات الٰہی سے آکر ذات انسانی میں نوُر بن گیا جس کسی نے فقر کا منہ دیکھا' وہ غفور ہو گیا۔ عاشق ذات' فقیر ذات کو دیکھتے ہی پہچان لیتا ہے۔ فقر کو سونا چاندی پسند نہیں آتا)

"قادری فقیر کا طریقہ تمام طریقوں پر غالب ہے۔ فقیر وہی ہوتا ہے جو کشف و کرامات سے گزر جائے کیونکہ اس میں تکبّر' خوُد پسندی' ننگ و ناموس اور دُنیاوی

www.yabahu.com

شُہرت و شور و غوغا ہے۔

"فقیر وہ ہے جو نفس' قلب اور رُوح کے درجات سے نکل کر فنا فی اللہ اور فنا فی التوحید کے مقام پر پہنچے۔ جو شخص یہ سارے مقامات طے کر لیتا ہے اس کا وجود پختہ اور فقرِ حَیّ کے مراتب کے لائق ہو جاتا ہے اور پھر درُود و وظائف' تلاوت' ذِکر' فِکر' مَراقبہ' مکاشفہ' مجاولہ' مُحاسبہ' محاربہ اور استغراق کی ضرورت نہیں رہتی۔ وہ ہر مَرتبے کو چھوڑ دیتا ہے۔ پھر اس کی آنکھ کھُلتی ہے اور لامکان پر پہنچ کر عین العیانی ہو جاتا ہے۔"(۷)

طالب غوث الاعظم والے کدے نہ ہوون ماندے ھُو
جیں دے اندر عِشق دی رَتی رہن سَدا کُرلاندے ھُو
جیں نوں شوق مِلن دا ہووے لے خوشیاں نِت آندے ھُو
جہان تہاندے باھُو جیہڑے ذاتی اِسم کماندے ھُو

(غوث اعظم رضی اللہ عنہ' کے مُرید کبھی پیچھے نہیں رہتے' وہ جن کے اندر رَتی بھر عشق ہو ہمیشہ کے لئے اپنے محبوب سے ملنے کے لئے فریاد کناں رہتے ہیں۔ وہ جو ملنے کا شوق رکھتے ہیں ہمیشہ مسرتوں سے بہرہ ور رہتے ہیں۔ باھُو! سارا جہان ان کا جو اِسم اللہ کے ذکر میں لگے رہتے ہیں!)

بغداد شریفے ونج کراہاں سَودا نِینہ کیتو سے ھُو
رَتی عَقل دے کراہاں بھار غماں دا گھدوسے ھُو
بھار بھریرا منزل چوکھیری اوڑک وَنج پہنتیوسے ھُو
ذات صفات سہی کیتو سے باھُو جمال لدھوسے ھُو

(بغداد شریف پہنچ کر ہم نے قول و قرار کرلیا' (ہم نفع میں رہے) ہم نے رَتی بھر عقل کے بدلے' غموں کا بوجھ سَر لے لیا۔ گو بوجھ بھاری تھا' منزل بھی دور تھی مگر انجام کار ہم پہنچ ہی گئے۔ باھُو' ہم ذات و صفات کے عارف ہوئے تو واصلِ جمال ہوئے)

حوالہ جات

۱۔ احوال و مقامات حضرت سُلطان باھُو از راقم۔ ص ۹۰
۲۔ رِسالہ رُوحی۔ مُرتبہ راقم۔ ص ۴۴
۳۔ تفصیل مقصود ہو تو راقم کی کتاب "حضرت سُلطان باھو: حیات و تعلیمات" ملاحظہ فرمایئے۔ ص ۵۱
۴۔ محک الفقر کلاں۔ ص ۱۹۱
۵۔ ایضاً" ص ۱۹۱ - ۱۸۹
۶۔ مکتوبات حضرت مجدد الف ثانیؒ' جلد ۳' مکتوب ص ۱۲۳
۷۔ محک الفقر کلاں۔ ص ۱۹۱ - ۱۸۹
۸۔ نُور الہُدیٰ ص ۱۸۲ - ۱۷۹ (ترجمہ فقیر نور محمد مرحوم)
۹۔ محک الفقر کلاں۔ ص ۱۹۱ - ۱۸۹
۱۰۔ عقلِ بیدار۔ ص ۶۱
۱۱۔ کلید جنت۔ ص ۲۔۴
۱۲۔ عقلِ بیدار۔ ص ۱۹ - ۲۰
۱۳۔ " ص ۱۹
۱۴۔ گنج الاسرار۔ ص ۲۴
۱۵۔ محک الفقر کلاں۔ ص ۱۸۹-۱۹۱
۱۶۔ ایضاً" ص ۱۸۲ - ۱۸۳
۱۷۔ جامع الاسرار۔۔ ص ۱۰ - ۱۱
۱۸۔ گنج الاسرار۔ ص ۲۶ - ۲۷
۱۹۔ کلید التوحید کلاں۔ ص ۱۰۲ - ۱۰۴
۲۰۔ ایضاً" ص ۹۱
۲۱۔ عین الفقر۔ ص ۱۲۵

www.yabahu.com

۲۲ - فضل اللقاء - ص ۷
۲۳ - اسرارِ قادری - ص ۳۷
۲۴ - محک الفقر - ص ۶
۲۵ - " ص ۱۸۱
۲۶ - عین الفقر - ص ۲۰
۲۷ - گنج الاسرار - ص ۳ - ۵
۲۸ - کلید التوحید کلاں - ص ۱۷۳
۲۹ - محبت الاسرار - ص ۱۰
۳۰ - عقلِ بیدار - ص ۱۸
۳۱ - گنج الاسرار - ص ۱۴ - ۱۵
۳۲ - گنج الاسرار - ص ۱۰ - ۱۲
۳۳ - ایضاً" ص ۷ - ۸
۳۴ - نور الہدیٰ ص ۱۹۲
۳۵ - تیغِ برہنہ ص ۲
۳۶ - محک الفقر کلاں ص ۲۴۴
۳۷ - عقلِ بیدار ص ۷۱ - ۷۲
۳۸ - کلید التوحید کلاں ص ۱۰۶ - ۱۰۷
۳۹ - فضل اللقاء - ص ۷
۴۰ - امیر الکونین ص ۱۷
۴۱ - جامع الاسرار ص ۵
۴۲ - عقلِ بیدار ۱۱۴ - ۱۱۵
۴۳ - قربِ دیدار ص ۴۴
۴۴ - ایضاً ص ۱۹
۴۵ - فضل اللقاء ص ۹

۴۶ - نور الہدیٰ ص ۱۸
۴۷ - توفیقِ ہدایت ص ۷۲
۴۸ - کلید التوحید کلاں ص ۱۷۷ - ۱۷۸
۴۹ - محک الفقراء کلاں ص ۱۸۲ - ۱۸۳
۵۰ - توفیقِ ہدایت ص ۵۷
۵۱ - کلید التوحید کلاں ص ۷۲ - ۷۳
۵۲ - جامع الاسرار ص ۶
۵۳ - عقلِ بیدار ص ۱۸
۵۴ - گنج الاسرار ص ۱۴ - ۱۵
۵۵ - ایضاً" ص ۶ - ۵
۵۶ - کلید التوحید کلاں ص ۱۴
۵۷ - قربِ دیدار ص ۴۶
۵۸ - کلید التوحید ص ۱۱
۵۹ - نور الہدیٰ ص ۱۰۳
۶۰ - ایضاً" ص ۴۶
۶۱ - تیغِ برہنہ ص ۷
۶۲ - ایضاً" ص ۹
۶۳ - اسرارِ قادری ص ۴۵
۶۴ - فضل اللقاء ص ۴۵
۶۵ - ایضاً" ص ۳۷
۶۶ - توفیق ہدایت ص ۸۶ - ۸۸
۶۷ - اسرارِ قادری ص ۴۳
۶۸ - اسرارِ قادری ص ۴۳
۶۹ - اسرارِ قادری ص ۱۸

www.yabahu.com

۷۰- توفیق ہدایت ص ۷۷-۷۸

(حضرت سلطان العارفین سلطان باھو قدس اللہ سرہٗ کی کتب کے حوالے ان ترجموں کے ہیں جو "اللہ والے کی قومی دکان لاہور" نے چھاپے۔ البتہ نور الہدیٰ کے حوالے فقیر نور محمد رحمتہ اللہ علیہ کے ترجمہ سے لئے گئے۔)

www.yabahu.com